6 پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

پاکستان کو 2020ء سے مہنگائی میں واضح اضافے کا سامنا ہے۔ تاریخی رجحانات بتاتے ہیں کہ پاکستان میں مہنگائی مسلسل بلند رہی ہے۔ یہ امر ہم سر معیشتوں کے موازنے، اور ملکی مہنگائی کی تحدیدی سطح، دونوں تخمینوں سے عیاں ہے، جس کی روشنی میں گذشتہ 50 سال میں 30 سال سے زائد عرصے کے دوران ملک میں مہنگائی چار مختلف ادوار کے دوران بلند رہی ہے: مالی سال 73ء تا 78ء، مالی سال 89ء تا سال98ء، مالی سال 05ء تا 15ء اور مالی سال 20ء تا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی۔ مؤخر الذّکر دو ادوار پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اس باب سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2020ء سے حکومتی قرضے، مہنگائی کی توقعات، سیاسی اور اقتصادی غیر یقینی صورتحال، اور شرح مبادلہ میں کمی مہنگائی کے بنیادی محرک بنے رہے ہیں، جبکہ گذشتہ دور میں زری رسد، بلند سرکاری قرضے اور غیر یقینی صورتِ حال سب سے نمایاں عوامل تھے۔ اس باب میں معاشی عوامل کے ساتھ ساتھ، جن کی وجہ سے قلیل مدت میں مہنگائی بڑھتی ہے، کلیدی پالیسی اور ساختی عوامل پر روشنی ڈالی گئی، جو وسط تا طویل مدت میں مہنگائی پر اثر ڈالتے ہیں۔ ان میں مالیاتی اور قرضہ پالیسی، تجارتی آزادی کا موازنہ، توانائی کی سرکاری قیمتیں، پیداواریت اور آبادیاتی رجحانات شامل ہیں۔ اس باب میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اگرچہ زری پالیسی طلبی دباؤ پر قابو پانے اور مہنگائی کی توقعات کی اس کے ذرائع سے قطع نظر روک تھام کے لیے اہم ہے، تاہم مہنگائی میں طویل مدتی ہموار کمی ساختی چیلنجوں سے نبردآزمائی، مہنگائی کی توقعات کی بہتر روک تھام کے لیے زری پالیسی فریم ورک کو مضبوط بنانے اور محتاط مالیاتی اور قرضہ پالیسی یقینی بنانے پر منحصر ہے۔

6 پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

6.1 تعارف

حالیہ برسوں میں مہنگائی ایک بار پھر عالمی مسئلہ بن کر ابھری ہے اور مختلف خطوں اور آمدنی والے گروپوں کے ممالک کو مہنگائی کے دباؤ کا سامنا ہے۔ حالیہ دور سے قبل، ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں کا طویل مدتی رجحان مہنگائی میں بتدریج سُست اضافے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ قیمتوں کی شرح میں کمی کی یہ راہ مختلف پیمانوں، جیسے عمومی، قوزی، توانائی اور غذائی قیمتوں کی مہنگائی سے واضح ہوتی ہے۔[1]

مہنگائی کے حالیہ عالمی رجحانات کے مطابق، پاکستان کو بھی مالی سال 20ء سے مہنگائی میں اضافے کا سامنا ہے، گو کہ 1970ء تا 2019ء کے درمیان اس کی شرح میں معمولی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ تاہم، طویل مدتی عالمی رجحانات کے برعکس، پاکستان کے اندر مہنگائی میں خاطر خواہ کمی نہیں آئی (**شکل 6.1**) جو ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں اور پست و درمیانی آمدنی والے ممالک کی نسبت مہنگائی میں بلند اضافے کا سبب بنی۔ پاکستان میں بھی مہنگائی ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں اور پست و درمیانی آمدنی والے ممالک کی نسبت بڑی حد تک بلند رہی ہے (**اشکال 6.2 الف، 6.2 ب، اور 6.2ج**)۔

بالخصوص، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کی نسبت پاکستان میں مہنگائی نمونہ مدت (1970ء تا 2023ء) کے 61 فیصد دورانیے میں اوسطاً بلند رہی، اور تیسری سہ ماہی کی نسبت اس مدت کے 31 فیصد حصے میں مہنگائی مساوی یا زیادہ رہی۔ تاریخی طور پر پست و درمیانی آمدنی والے ممالک کی نسبت بھی پاکستان میں مہنگائی نمونہ مدت کے 66 فیصد دورانیے میں اوسطاً بلند رہی، اور تیسری سہ ماہی کی نسبت اس مدت کے 21 فیصد حصے میں مہنگائی مساوی یا زیادہ رہی۔ گذشتہ دو دہائیوں میں پاکستان اور ترقی یافتہ معیشتوں اور، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے درمیان اوسط مہنگائی کا فرق بھی بڑھ چکا ہے۔

مزید برآں، پاکستان میں مہنگائی مخصوص حد (threshold) سے بلند ہے، جس کا تخمینہ نمونہ مدت (1970ء تا 2023ء) کے دو تہائی حصے کے دوران 7 فیصد (**باکس 6.1**) بنتا ہے۔ اس عرصے میں چار مواقع پر ملک کی اوسط سالانہ مہنگائی مسلسل تین سال سے زائد عرصے تک 7 فیصد کی مخصوص حد سے زیادہ رہی۔ وہ مواقع یہ ہیں، (الف) مالی سال 73ء تا 78ء؛ (ب) مالی سال 89ء تا 98ء؛ (ج) مالی سال 05ء تا مالی سال 15ء؛ اور (د) موجودہ دور (مالی سال 20 تا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی) (**شکل 6.3**)۔

ان میں سے بیشتر ادوار کے دوران پاکستان کی عمومی کے ساتھ ساتھ غذائی اور توانائی، مہنگائی اپنے ہم سر ممالک سے نسبتاً زیادہ رہی ہے (**شکل 6.4 الف اور ب**)۔ جس سے اس تصور کو تقویت ملتی ہے کہ پاکستانی معیشت عالمی اور اس کے ساتھ ساتھ ملکی طلب اور رسد کے دھچکوں کا شکار ہو سکتا ہے۔ ان میں اجناس کی

شکل 6.1: دہائیوں میں اوسط مہنگائی

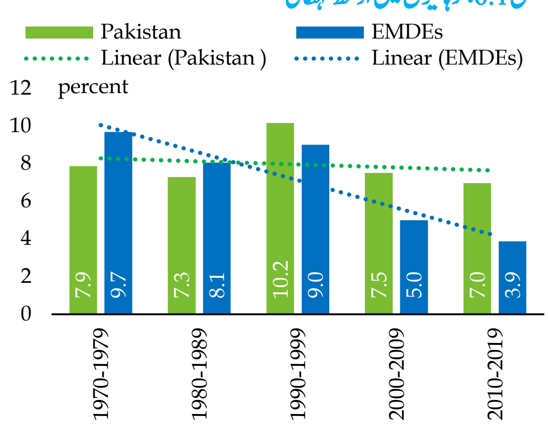

Source: Ha, J. et al. (2023)

[1] ہا، جے، ودیگر۔ (2019ء)

بلند عالمی قیمتیں، خاص طور پر تیل کی قیمتیں، توسیعی مالیاتی پالیسی، زری توسیع، سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورتِ حال، شرح مبادلہ میں ردوبدل، اور ملک میں سیلاب یا خشک سالی شامل ہیں۔ تاہم، بصری شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ متذکرہ بالا تمام ادوار میں سارے کے سارے ہی دھچکے سامنے آئے ہوں، البتہ مختلف ادوار میں ان کی شدت مختلف رہی ہے۔

باکس 6.1: پاکستان میں مہنگائی کی حد کی مخصوص سطح

مہنگائی کی مخصوص حد کا تخمینہ متعدد وجوہ کی بنا پر بدلتا رہتا ہے، اس سے آگے مہنگائی اور معاشی ترقی کے درمیان منفی تعلق پایا جاتا ہے۔ جن میں طریقہ کار میں فرق، نمونہ مدت اور تجزیے میں استعمال ہونے والے اعداد و شمار کا تعدّد شامل ہیں۔ مہنگائی کی مخصوص حد ایک سے دوسرے ملک کی خصوصیات کے لحاظ سے بھی مختلف ہوتی ہے، جیسے دھچکوں کا حجم اور تعدّد، مالیاتی پالیسی، زری پالیسی کا فریم ورک اور تجارتی کشادگی کی حد۔ پاکستان کے لیے، مختلف حالیہ تخمینوں کی درمیانی سطح کے طور پر، مہنگائی کی مخصوص حد کی سطح تقریباً 7 فیصد تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو کہ حکومت کے وسط مدتی ہدف یعنی 5 تا 7 فیصد کی بالائی حد سے منطبق ہے۔

مبارک (2005ء) نے 1973ء سے 2000ء تک کے سالانہ اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے یہ معلوم کیا کہ پاکستان میں پیداواری نمو اور مہنگائی کے درمیان منفی تعلق 7 فیصد کے بعد نمایاں ہو جاتا ہے، جو مہنگائی کے 9 فیصد سے بڑھنے کے بعد اور بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ عاربی اور علی (2017ء)، نے 1976ء سے 2017ء تک کے سالانہ اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے، یہ نتیجہ اخذ کیا کہ 5.7 فیصد سے زیادہ مہنگائی پاکستان میں اقتصادی ترقی کو نقصان پہنچاسکتی ہے۔ اسی طرح حسین اور رحمان (2020ء) کا تخمینہ، 1976ء سے 2016ء کے سالانہ اعداد و شمار کی بنیاد پر ہے، جس کے مطابق پاکستان میں مہنگائی ساکت رہنے کے ساتھ بے روزگاری کی شرح (NAIRU)[الف] جامد اور 7 تا 8 فیصد کی حد میں رہنی چاہیے۔ سابقہ تحقیقوں میں پاکستان میں مہنگائی کی مخصوص حد کا تخمینہ 8 فیصد (سریل، 1996ء)، 4 تا 6 فیصد (حسین، 2005ء)، اور 5 فیصد (ونیا گتھاسن، 2013ء) لگایا گیا ہے۔ پاکستان کی طرح ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے لیے بھی تخمینوں کی حد اور قطعی مخصوص حد دونوں متذکرہ بالا وجوہ کی بنا پر مختلف ہوتی ہیں۔ تاہم، حالیہ تحقیقوں میں ایشیائی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے لیے مہنگائی کی مخصوص حد کا تخمینہ 5 تا 8 فیصد اور سب صحرائے افریقہ کی ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کا 7 تا 9 فیصد لگایا گیا ہے (ہا، جے۔ و دیگر، 2019ء)۔

[الف] یہ بیروزگاری کی وہ پست ترین شرح ہے جسے اجرت اور مہنگائی میں اضافہ کیے بغیر برقرار رکھا جاسکتا ہے۔

مثال کے طور پر، پاکستان میں نشاندہی کردہ مہنگائی کے چار میں سے تین ادوار میں تیل کی بلند عالمی قیمتوں کی چغلی کھاتے ہیں (**شکل 6.5 الف**)۔ چنانچہ، ان تمام ادوار میں توسیعی مالیاتی پالیسی تواتر سے نظر آتی ہے، جو مہنگائی کے نتائج پر اثر انداز ہوئی (**شکل 6.5 ب**)۔ مالی سال 76ء تا مالی سال 23ء کے دوران، نمونہ برسوں میں تقریباً 80 فیصد بنیادی خسارہ موجود تھا، جبکہ صرف آٹھ سال کے لیے مالیاتی خسارہ 5 فیصد یا اس سے کم تھا (**شکل 6.6**)۔

اسی طرح، زری توسیع، ایک مشترکہ عنصر کے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ زری وسعت،[2] جو عام طور پر مہنگائی میں تاخیری اضافہ کرتی ہے (احمد و دیگر۔ 2016ء)، نشاندہی کردہ بلند مہنگائی کے چار میں سے تین ادوار کے پہلے تین سالوں میں نمایاں تھی (**شکل 6.5 ج**)۔

ان چار میں سے تین ادوار میں غیر یقینی صورتِ حال نسبتاً بلند رہی، جس نے مہنگائی کی توقعات بڑھانے میں ایک ٹھوس کردار ادا کیا اور یہ مہنگائی پر منتج ہوئی، دو ادوار کے دوران غیر یقینی صورتِ حال میں اضافہ ہوا تھا۔ (**شکل 6.5 د**)[3] دوسری جانب بلند مہنگائی کے تمام ادوار کے دوران شرح مبادلہ میں ردّوبدل ایک مستقل عنصر رہا ہے (**شکل 6.5 ہ**)۔

اسی طرح، اگرچہ سیلابوں کا تخمینہ ملکی مہنگائی کے اہم محرکات کے طور پر نہیں لگایا جاتا، تاہم نشاندہی کردہ مہنگائی کے تمام چار ادوار کے دوران چند بڑے سیلابوں اور اس کے ہمراہ متعدد چھوٹے درجے کے سیلابوں کا سامنا رہا (شکل 6.5 و)۔ مثلاً، فیڈرل فلڈ کمیشن کے مطابق 1989ء تا 1998ء کے دوران 3 بڑے سیلاب

[2] زری اوور ہینگ کی اصطلاح سے مراد برائے نام جی ڈی پی کے مقابلے زیادہ رقم کی فراہمی کی صورت حال ہے۔ ماخذ: معین الدین (2010ء)

[3] یہ اعداد و شمار عالمی غیر یقینی صورتِ حال انڈیکس کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو قریبی اور طویل مدتی اقتصادی اور سیاسی غیر یقینی صورتِ حال کو پکڑتا ہے۔

شکل 6.2 الف : پاکستان کی مہنگائی* اور ترقی یافتہ ممالک میں* اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی وار مہنگائی

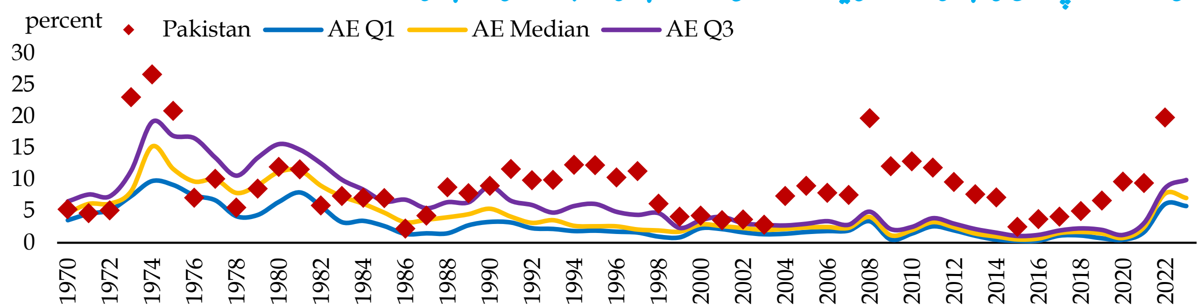

^Sample Countries: 39.

شکل 6.2 ب : پاکستان کی مہنگائی* اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی وار مہنگائی*

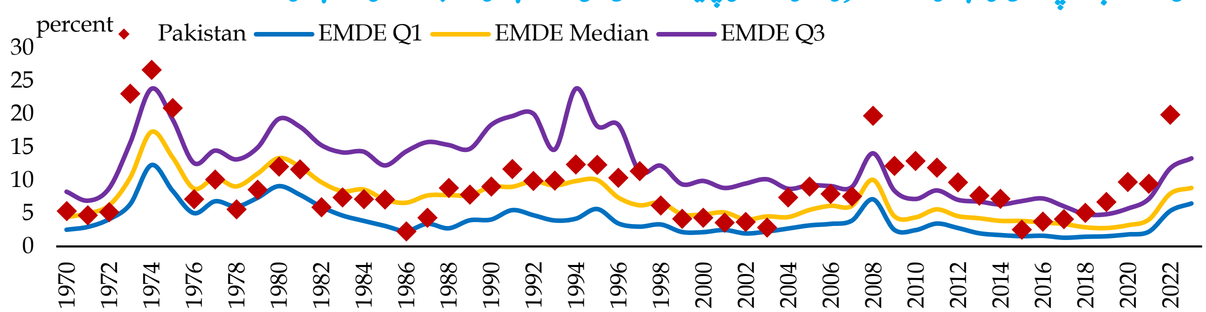

^Sample Countries: 153

شکل 6.2 ج : ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اوسط مہنگائی بمقابلہ سہ ماہی وار مہنگائی

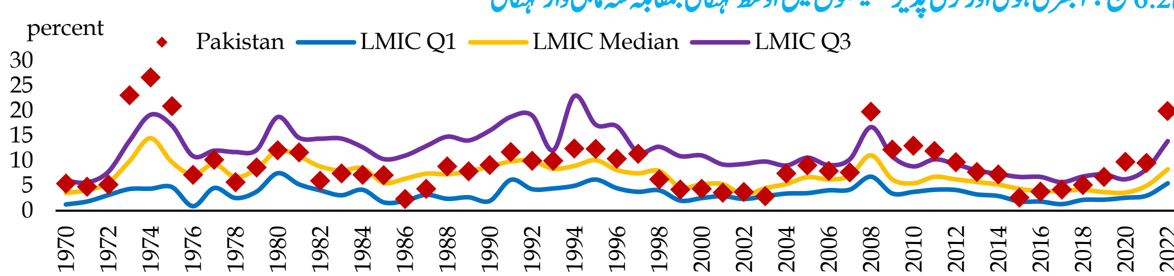

^Excluding outlier value of >50 and <0, Sample Countries: 53. * Headline Consumer Price Inflation

Source: Ha, J. et al. (2023)

آئے اور 2005ء تا 2015ء کے دوران 6 سیلابوں کا سامنا رہا۔ تاہم، ان تمام ادوار میں مزید پانچ سیلاب آئے۔[4]

اگرچہ ان سیلابوں کے اثرات کا تخمینہ قلیل مدتی شمار کیا گیا، خاص طور پر اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ سیلاب کے بعد اکثر اوقات مٹی کی زرخیزی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار بڑھ جاتی ہے، تاہم جن برسوں میں یہ سیلاب آئے، انہوں نے مہنگائی بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مثلاً، 1973ء میں آنے والے شدید سیلاب کے باعث پاکستان میں غذائی رسد سکڑ گئی تھی، تخمینے کے مطابق 3.6 ملین ایکڑ زرعی اراضی کو مکمل یا جزوی طور پر نقصان پہنچا تھا، جس نے 1973ء کے دوران پاکستان کی غذائی مہنگائی میں 30 فیصد حصہ ڈالا، اس کی نسبت ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں اس کا حجم اوسطاً 14.7 فیصد تھا۔[5]

[4] حسین، الف و دیگر۔ (آئندہ) ورلڈ بینک (2020ء)

[5] ایس بی پی (1974ء)، ایس بی پی (2011ء)؛ تالپور، زیڈ و دیگر۔ (2020ء)؛ حسین، الف و دیگر۔ (آئندہ)

شکل 6.3: پاکستان میں مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ

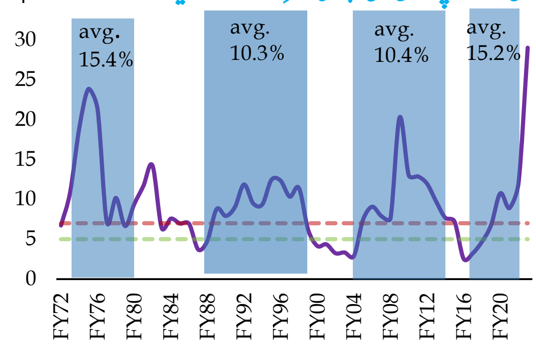

The red and green dotted lines denote the medium term inflation target of 5-7%.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اس پس منظر میں، سیکشن 6.2 کے اندر پاکستان میں مہنگائی کے کلیدی عوامل پر روشنی ڈالی گئی ہے، جس کے بعد سیکشن 6.3 میں پاکستانی معیشت کو درپیش پالیسی کے عمومی مسائل اور ساختی چیلنجوں پر بحث کی گئی ہے، جو سیکشن 6.2 میں زیرِ بحث کچھ اہم عوامل پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور بالآخر مہنگائی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ آخراً، سیکشن 6.4 میں اختتامی کلمات ہیں، جس میں طلبی دباؤ پر قابو پانے اور مہنگائی کی بے قابو توقعات کی روک تھام کے سلسلے میں زری پالیسی کی اہمیت اور مناسب معاشی پالیسیوں کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ساختی چیلنجوں کو حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے، تاکہ وسط تا طویل مدت میں مہنگائی کو پست اور مستحکم رکھا جاسکے۔

6.2 پاکستان میں مہنگائی کا تعین کرنے والے عوامل

اس حصے میں سب سے پہلے پاکستان میں مہنگائی کے کلیدی عوامل پر موجودہ تحقیقی مواد کا جائزہ لیا گیا، جس میں اجناس کی عالمی قیمتوں کے اثرات، زری رسد، مالیاتی خسارہ، غیر یقینی صورتِ حال اور مہنگائی کی توقعات شامل ہیں۔[6] ان مطالعات میں مہنگائی کے عوامل کے اثرات کا تخمینہ بلحاظِ شدت اور دورانیہ مختلف ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ مدت بھی کارفرما ہوتی ہے، جس میں یہ اثرات عمومی مہنگائی کے اعدادوشمار پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اثرات تخمینے کی تکنیکوں میں فرق، استعمال شدہ اعدادوشمار، اور زیرِ جائزہ مدت کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس سیکشن کا دوسرا حصہ اسٹیٹ بینک کے عملے کے تازہ ترین تخمینوں سے اخذ کیا گیا ہے تاکہ 2005ء سے 2015ء کے دور اور جاری مہنگائی کے عوامل پر روشنی ڈالی جاسکے۔

گذشتہ مطالعات کے نتائج

مجموعی طلب اور رسدی دھچکوں کے تناظر میں، خان اور حنیف (2012ء) نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ 1992ء اور 2011ء کے درمیان، رسدی دھچکے مہنگائی میں 48 فیصد تبدیلی کا موجب بنے تھے۔ اس کی نسبت نامیہ طلبی دھچکے (زری) اور حقیقی طلبی دھچکے مہنگائی میں بالترتیب 42 فیصد اور 10 فیصد فرق کا سبب بنے تھے۔ مقالے سے یہ نتیجہ بھی نکالا گیا کہ رسدی دھچکوں کے مکمل اثرات نسبتاً زیادہ دیر تک رہتے ہیں کیونکہ طلبی دھچکوں کے مقابلے میں یہ مہنگائی پر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ خصوصاً، تحقیق میں یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ رسدی دھچکوں کے مہنگائی پر طویل مدتی اثرات کا 75 فیصد حصہ ابتدائی 12 مہینوں کے دوران ظاہر ہوتا ہے، جو 18 ماہ میں 85 فیصد تک پہنچ جاتا ہے اور 36 ماہ میں ختم ہوجاتا ہے۔ اس کی نسبت نامیہ اور حقیقی طلبی دھچکوں کا 90 فیصد حصہ 12 ماہ میں سامنے آجاتا ہے، اوّل الذّکر 18 ماہ میں 95 فیصد تک پہنچ جاتا ہے اور موٴخر الذّکر کے اثرات 24 مہینوں میں ختم ہوجاتے ہیں۔

اجناس کی عالمی قیمتیں

رسدی دھچکوں کے حوالے سے، اجناس کی عالمی قیمتیں ملکی قیمتوں کی سطح کو بڑی حد تک متاثر کرتی ہیں، بالخصوص تیل کی قیمتیں، جو اجناس کے عالمی اشاریہ قیمت کا ایک اہم جُزہے۔[7] لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ تیل کی عالمی قیمتیں کئی زرعی اجناس کی قیمتوں کو متاثر کرتی ہیں، خاص طور پر وہ جو متبادل ایندھن کے خام مال جیسے مکئی اور پام آئل کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ عالمی تحقیقی مواد کی روشنی میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ پاکستان سمیت آٹھ ایشیائی معیشتوں میں 2000ء تا 2016ء کے دوران توانائی کی قیمتوں اور غذائی قیمتوں کے درمیان ایک مثبت تعلق موجود رہا ہے، جس کا سبب زرعی اجناس اور غذائی مصنوعات کی پیداواری لاگت پر تیل

[6] مہنگائی کے کئی دیگر عوامل ہیں، جیسے اجرت میں اضافہ اور گندم کی امدادی قیمت۔ تاہم، جگہ کی کمی کی وجہ سے یہ جائزہ پاکستان میں مہنگائی کے بارے میں زیادہ تر تحقیقوں میں عام طور پر اہم عوامل پر مرکوز ہے۔

[7] ورلڈ بینک کی گلابی شیٹ کے مطابق، گلوبل کموڈٹی پرائس انڈیکس (GCPI) کے دو اجزاء ہیں- انرجی اور نان انرجی انڈیکس۔ توانائی کے اشاریے GCPI میں 66 فیصد بنتے ہیں۔ توانائی کے اشاریہ جات کے اندر، تیل کا وزن تقریباً 85 فیصد ہے۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.4 الف: غذائی مہنگائی

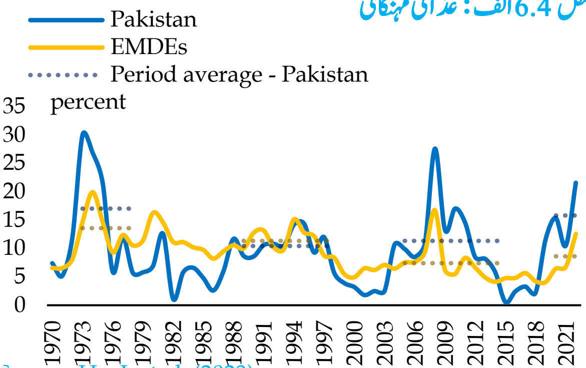

Source: Ha, J. et al. (2023)

شکل 6.4 ب: توانائی مہنگائی

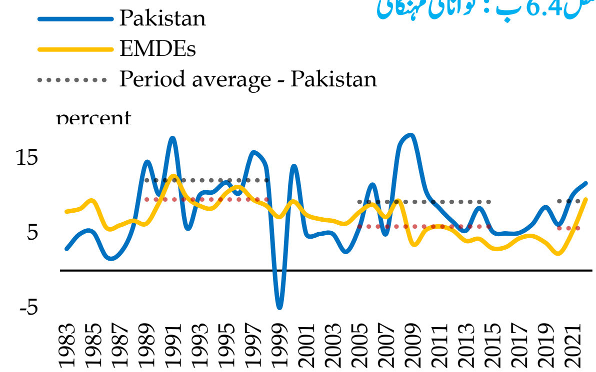

کی قیمتوں کا براہ راست اثر تھا، جیسے ٹریکٹروں میں ایندھن، کھاد، ذخیرہ کاری اور تقسیم کاری وغیرہ۔[8]

زیرِ جائزہ تمام عالمی اجناس میں سے، ملکی مہنگائی کے لیے سب سے زیادہ ذمہ دار خام تیل کی عالمی قیمتوں کو قرار دیا جاتا ہے، جس کے بعد غذا، کپاس اور دھاتوں کی عالمی قیمتیں کی باری آتی ہیں (حنیف و دیگر، 2017ء)۔ مزید بر آں، اس عمومی خیال کے بر عکس کہ غذا اور توانائی کی قیمتیں بنیادی طور پر اس طرح کے دھچکوں سے متاثر ہوتی ہیں، خام تیل اور غذا کی عالمی قیمتوں کے دھچکے بھی قوزی مہنگائی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان میں غذا اور توانائی کی قیمتوں کی نسبت قوزی مہنگائی اِن دھچکوں پر بتدریج ردِ عمل ظاہر کرتی ہے، جو دورِ ثانی کے اثرات کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔[9]

حنیف و دیگر (2017ء) نے یہ بھی نتیجہ اخذ کیا کہ تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے اثرات کی ترسیل عالمی غذا، کپاس اور دھاتوں کے ساتھ ساتھ زری رسد میں اضافے کے اثرات کی نسبت تیز تر ہوتی ہے۔ اس نتیجے کی تصدیق حنیف و دیگر (2022ء) کی طرف سے کی گئی، جس کے مطابق 1992ء تا 2021ء کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے نے درمیانی اور طویل دونوں مدتوں میں مہنگائی کا تعین کیا۔

حالیہ تجرباتی تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں کے تمام اقسام کے دھچکے پاکستان میں مہنگائی پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ نمونہ مدت 2002ء تا 2021ء کی بنیاد پر، سردار اور حیدر (2022ء) نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ تیل کی عالمی رسد کے دھچکوں کی نسبت تیل کی عالمی طلب کے دھچکوں کے ملکی مہنگائی پر اثرات زیادہ نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ تفریق پاکستانی پالیسی سازوں کے اس تصور کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ عالمی طلب میں تبدیلی کے باعث تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہونا ایک طویل مدتی رجحان ہے۔ نتیجتاً، ملکی ایندھن کی انتظامی قیمتوں میں ردّوبدل اسی کے مطابق کیا جاتا ہے۔ اس کے بر عکس، خام تیل کی عالمی پیداوار میں غیر متوقع تبدیلیوں کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافہ فطرتاً ترسیلی سمجھا جاتا ہے۔ مقالے کے مطابق تیل کے طلبی و رسدی دھچکوں کے دورِ ثانی کے اثرات کا حجم اسی مناسبت سے مختلف ہوتا ہے۔

شرح مبادلہ

حالیہ تجرباتی تحقیق، حیدر اور حسین (2019ء)، سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ردِ عمل میں حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں کمی آتی ہے، خواہ یہ قیمتیں پچھلے عرصے کی بھاری کمی کے بعد بحالی کے عمل میں ہو۔ تاہم، خود شرح مبادلہ میں کمی کا اثر عمومی مہنگائی پر خاص طور سے واضح نہیں ہے۔ فرموں کے ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ شرح مبادلہ میں کمی فرموں کے قیمتوں کے تعین کے رویے پر، ملکی طلب کی سکت، مالکاری کی لاگت، اور مزدور کی پیداواری صلاحیت میں کمی سے بھی زیادہ اثر انداز (خان، 2015ء)۔

[8] نازلیاوگلو، ایس۔ سوئٹاس، (2011ء)؛ ہری، اے و دیگر۔ (2009ء)

[9] "خوراک اور توانائی کی قیمتوں پر دھچکے کے دوسرے دور کے اثرات کو سمجھنا" کے باب 3 میں باکس 3.1 بھی دیکھیں۔

شکل 6.5الف: تیل کی عالمی قیمتوں میں سال بسال تبدیلی

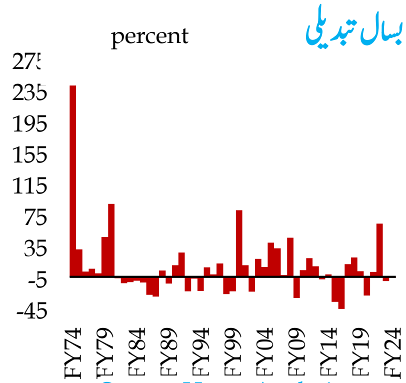

Source: Haver Analytics

شکل 6.5ب: مالیاتی توازن بطور جی ڈی پی کا فیصد

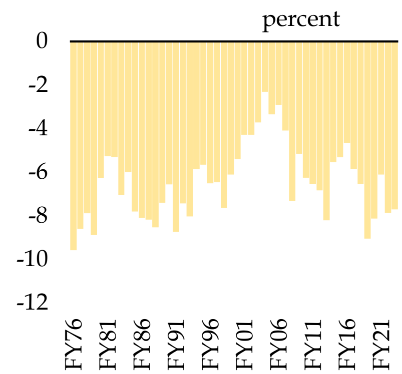

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.5ج: زرِ فاضل

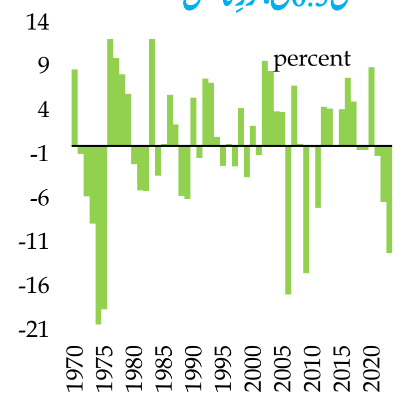

Source: SBP Staff Calculations

شکل 6.5د: پاکستان میں غیر یقینی صورتِ حال کا اشاریہ

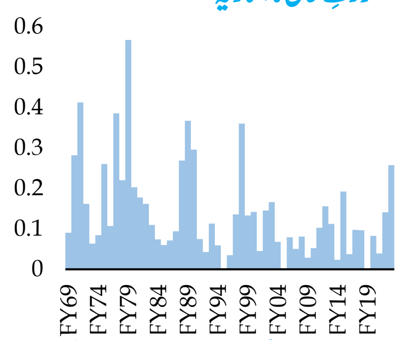

Source: Haver Analytics

شکل 6.5ه: شرح مبادلہ (-کمی/+اضافہ)

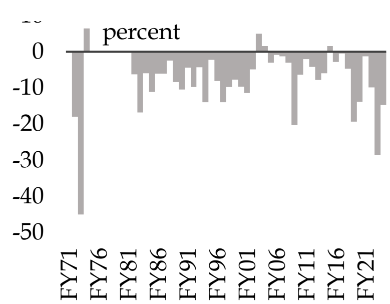

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.5و: بڑے سیلابی مواقع

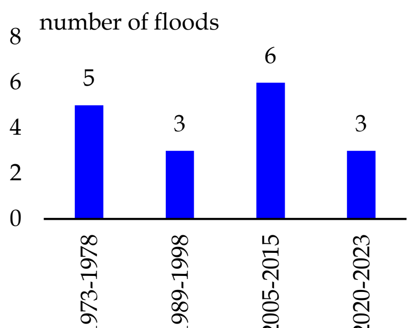

Source: Federal Flood Commission of Pakistan - Annual Report 2021, Table 3.2 and UNOCHA

حنیف و دیگر (2022ء) کے مقالے میں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے، جن کے مطابق شرح مبادلہ نے مہنگائی کی تشریح میں اہم کردار ادا کیا، بالخصوص مختصر تا وسط مدت کے دوران۔

تاہم، زیادہ تر دیگر سابقہ مطالعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کی منتقلی[10] پست ہے یا مسلمہ طور پر ثابت نہیں۔ مثال کے طور پر، صدیقی اور اختر (1999ء) 1972ء تا 1998ء کے دوران شرح مبادلہ اور ملکی قیمتوں میں تبدیلی کے درمیان کوئی اہم تعلق نہیں گردانتے۔ ستار و دیگر کی ایک اور تحقیق (2012ء) میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ 1980ء تا 2009ء کے دوران شرح مبادلہ اور مہنگائی کے درمیان کوئی طویل مدتی تعلق موجود نہیں۔ اسی طرح حیدر اور شاہ (2004ء) نے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ 1988ء تا 2003ء کے درمیان شرح مبادلہ کی منتقلی کے مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت پر اثرات پست رہے، حالانکہ تخمینے کے مطابق اس کا تھوک اشاریہ قیمت پر زیادہ قوی اثر ہوتا ہے، خاص طور پر اس کے ایندھن اور روشنی اور اشیا سازی کی باسکٹس میں۔

حیدر و دیگر (2006ء) نے 1977ء تا 2005ء کے دوران شرح مبادلہ میں کمی کی منتقلی کا ملکی قیمتوں پر تھوڑا بہت ترسیلی اثر پایا، لیکن اس منتقلی کے اثرات کا بالکل واضح تعین نہیں کیا گیا۔ لہٰذا، شماریاتی کے لحاظ سے یہ غیر ہے۔ اس امر کی بازگشت چوہدری اور خان (2002ء) کی اس تحقیق میں ہوتی ہے کہ 1982ء تا 2001ء کے دوران 10 سہ ماہیوں تک شرح مبادلہ کے دھچکوں پر صارف اشاریہ قیمت کا ردعمل لگ بھگ صفر تھا۔

[10] ترسیلی اثر وہ پیمانہ ہے، جس میں ایک متغیرہ میں دی گئی مطلق تبدیلی دوسرے متغیرہ میں مطلق تبدیلی کا سبب بنتی ہے۔

یہ نتائج عمومی رائے کے برعکس معلوم ہوتے ہیں کیونکہ شرح مبادلہ میں کمی بلاواسطہ اور بالواسطہ دونوں ذرائع، جیسے کہ درآمد شدہ تیار اشیا اور ملکی پیداوار کے لیے خام مال دونوں کی قیمتیں، سے قیمتوں کو متاثر کرتی ہے۔ تاہم، دو معقول وجوہ کی بنا پر مہنگائی کے اوپر شرح مبادلہ میں کمی کے اثرات کے بارے میں گذشتہ تحقیق میں بہت کم یا نہ ہونے کے برابر اثر پایا گیا ہے: (الف) گذشتہ مطالعات میں بلحاظِ ادوار تجزیہ نہیں کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ طویل مدتی نمونے میں یکبارگی رد وبدل، اگر کوئی ہے تو اس کا اثر زائل ہو سکتا ہے؛ اور (ب) ان مطالعات میں تجزیہ کردہ بیشتر اعداد و شمار جولائی 2000ء، جب پاکستان میں لچکدار شرح مبادلہ نافذ کی گئی تھی، اور مئی 2019ء میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نفاذ سے پہلے کے ہیں۔[11]

زری رسد اور مالیاتی موقف

بیشتر پچھلے تجرباتی مطالعات یہ بتاتے ہیں کہ پاکستان میں مہنگائی بڑی حد تک ایک زری رجحان رہا ہے۔ مثلاً، 1971ء تا 2012ء کی نمونہ مدت کے حوالے سے اپنی تحقیق میں، احمد (2013ء)، اور احمد ودیگر (2014ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ زرِ وسیع (ایم 2) کا مہنگائی کے ساتھ طویل مدتی مثبت تعلق ہے۔ اسی طرح کا تعلق حنیف (2014ء)، اور حنیف و دیگر (2022ء) کی تحقیق میں دکھائی دیا، جس میں نمونہ مدت 1951ء تا 2010ء کے اعداد و شمار بروئے کار لائے گئے۔ اس نتیجے کی تصدیق نگ وین Nguyen (2015ء) نے بھی کی ہے، جن کی تحقیق کی نمونہ مدت 1985ء تا 2012ء کے دورانیے اور چند منتخب ایشیائی معیشتوں بشمول پاکستان کا احاطہ کرتی ہے۔

شکل 6.6: ابتدائی توازن بطور جی ڈی پی کا فیصد

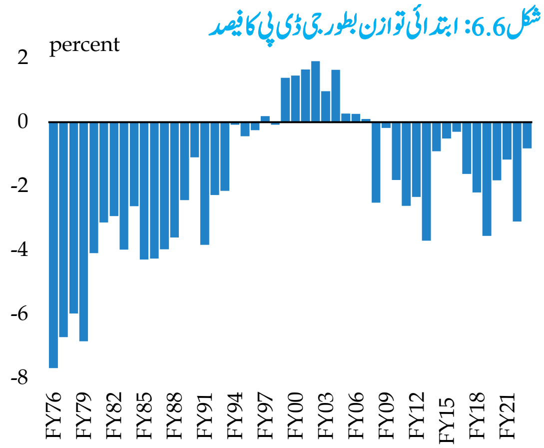

Source: State Bank of Pakistan

ساتھ ہی تجرباتی، شواہد بتاتے ہیں کہ پاکستانی مہنگائی میں مالیاتی موقف بھی ایک کلیدی عنصر رہا ہے۔ طارق و دیگر (2012ء)، نے نمونہ مدت 1972ء تا 2009ء کی اپنی تحقیق میں یہ مشاہدہ کیا کہ پاکستان میں ملکی قرض اور ملکی قرض کی ادائیگی نے قیمتوں کی سطح کو متاثر کیا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی بینک سے حکومتی قرضے زری رسد کو بڑھاتے ہیں، جس سے قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

حیدر اور خان (2007ء)، کی تحقیق نمونہ مدت 1992ء تا 2007ء کا احاطہ کرتی ہے، جس میں بھی یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ حکومتی قرض گیری کے ملکی مہنگائی پر بڑی حد تک مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ حالیہ شواہد میں ان نتائج کی بازگشت ہوتی ہے۔ رضا اور مغل (2022ء) نے نتیجہ اخذ کیا کہ میزانی خسارہ اور زری رسد دونوں ہی کا مہنگائی سے مثبت تعلق ہے۔ 2000ء تا 2019ء کے اعداد و شمار کا استعمال کرتے ہوئے، اس تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر مالیاتی متغیرات جیسے مجموعی ٹیکس، بالواسطہ ٹیکس اور سیلز ٹیکس بھی مہنگائی پر مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ حنیف و دیگر (2022ء) کی تحقیق بھی یہ ظاہر کرتی ہے کہ حکومتی قرضوں کا مختصر مدت کے ساتھ ساتھ طویل مدت دونوں میں مہنگائی پر واضح اثر پڑتا ہے۔

مہنگائی کی توقعات

حالیہ برسوں میں مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ جو کئی ایک عوامل سے متاثر ہوتی ہیں، جن میں یہ شامل ہیں؛ اجناس کی عالمی قیمت کا منظر نامہ، ایندھن اور توانائی کی قیمتوں میں رد وبدل، اور مہنگائی کے حالیہ رجحانات، خاص طور پر اگر وہ طویل مدت تک برقرار رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، اگرچہ ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں کی شرح مبادلہ میں کمی نے مہنگائی کی توقعات میں اپنا بڑا کردار ادا کیا ہے، تاہم، چند ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں شرح مبادلہ میں لچک کا فقدان بھی بیرونی دھچکوں کی شدت بڑھا سکتا ہے، جو نتیجتاً مہنگائی کی توقعات کو بے قابو کرنے میں کردار ادا کرتا ہے۔ مزید

[11] اسٹیٹ بینک (2020ء) ب

شکل 6.7الف: شرح مبادلہ (+اضافہ - کمی) اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات کے درمیان تعامل (دسمبر 2017ء تا دسمبر 2023ء)

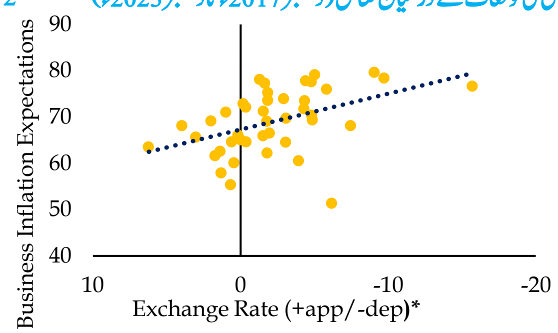

شکل 6.7ب: شرح مبادلہ (+اضافہ - کمی) اور صارفی مہنگائی کی توقعات (مارچ 2012ء تا دسمبر 2023ء)

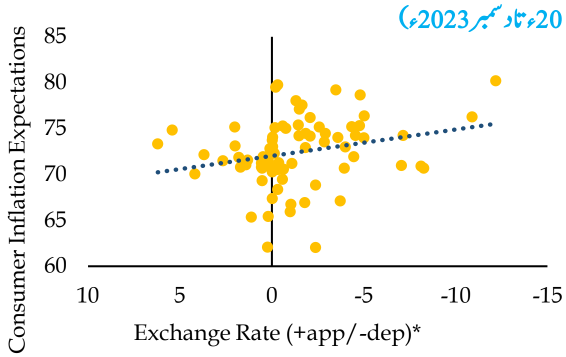

Note: BCS conducted since Oct 2017 while CCS conducted since Jan 2012. * Exchange rate (+app/-dep) calculated for periods between surveys

Source: State Bank of Pakistan

بر آں، بلند سرکاری قرضہ مہنگائی کی بلند توقعات سے وابستہ ہے، خصوصاً اگر سرکاری قرضوں کا اسٹاک غیر ملکی کرنسی میں ہو، اور جب مالیاتی خسارے میں تسلسل آجائے تو اس کی شدت بڑھ جاتی ہے (**سیکشن 6.4** ملاحظہ کیجیے)۔[12]

پاکستان میں، مہنگائی کی توقعات کے مہنگائی کے نتائج پر اثرات کے بارے میں تحقیق محدود ہے، اور اس میں زیادہ تر مہنگائی کے مختلف اظہاریوں کے پرانے اعداد و شمار کو پراکسی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، پاشا و دیگر (1995ء) کے تحقیقی نتائج کے مطابق 1990ء کی دہائی کے دوران مہنگائی کی توقعات کے، جنہیں تھوک اشاریہ قیمت کے پرانے اعداد و شمار سے ماپا گیا، غذائی مہنگائی پر نمایاں اثرات مرتب ہوئے تھے، جس کے نتیجے میں عمومی مہنگائی کے اعداد و شمار متاثر ہوئے کیونکہ صارفی باسکٹ میں اس کا بڑا حصہ تھا۔

اسی طرح، عبداللہ اور کلیم (2012ء) نے اپنی تحقیق میں 1972ء تا 2008ء کی نمونہ مدت کے لیے غذائی قیمتوں کے اشاریوں کے پرانے اعداد و شمار بطور پراکسی استعمال کیے، جو غذائی مہنگائی پر اعداد و شمار کے لحاظ سے واضح اثر کو ظاہر کرتے ہیں۔ خان و دیگر (2007ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ مطابقت پذیر توقعات[13] - مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت کے پرانے اعداد و شمار سے ماپا گیا — نے 2004ء تا 2006ء میں مہنگائی میں بڑا کردار ادا کیا۔ مزید بر آں، علی و دیگر (2015ء) بھی اس نتیجے پر پہنچے کہ مطابقت پذیر توقعات جنہیں غیر غذائی غیر توانائی کے پرانے اعداد و شمار سے ماپا گیا — کا 1985ء اور 2005ء کے درمیان قوزی مہنگائی میں سب سے بڑا کردار رہا، خاص طور پر اعلیٰ سطح کی سیاسی و معاشی غیر یقینی صورتِ حال کے ادوار میں۔

مہنگائی کی توقعات کے محرکات کے لحاظ سے، عباس و دیگر (2015ء) کے مطابق ایندھن اور توانائی کی قیمتیں پاکستانی مہنگائی کی توقعات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ امر عالمی نتائج سے مطابقت رکھتا ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں کے اثرات کی ملکی صارفی قیمتوں پر فی الفور منتقلی معاشی ایجنٹوں کی مہنگائی کی توقع کی وجہ سے ہے، جبکہ لاگت کے مارجن اور صارفی قیمتوں میں اضافے میں وقت لگتا ہے۔[14] اسی طرح خالق (2023ء) کے مطابق 2009ء اور 2022ء کے درمیان پاکستان میں صارفی مہنگائی کی توقعات پر غذائی قیمتوں کے دھچکوں کے بڑے واضح اثرات پڑتے ہیں۔

شرح مبادلہ میں کمی کے مہنگائی کی توقعات پر اثرات کے حوالے سے تجرباتی مطالعات بہت کم ہیں۔ تاہم، خالد (2015ء) کا کہنا ہے کہ روپے اور ڈالر کی

---

[12] البریزیو، ایس۔ و دیگر (2023ء)؛ موئسنز، آر (2022ء)؛ بیک مین، جے و دیگر (2022ء)؛ علی، ایم جی و دیگر۔ (2015ء) آئی ایم ایف (2023ء)؛ جے۔ ہا، و دیگر۔ (2019ء)؛ کوک، یو۔ و دیگر (2021ء)؛ پترا، ایم ڈی اور رے، پی (2010ء)۔

[13] انکولی توقعات پسماندہ نظر آتی ہیں کیونکہ ماضی کے واقعات کی بنیاد پر مستقبل کی قیمتوں کی پیش گوئی کی جاتی ہے۔

[14] Bernanke, B. (2013)

برابری کو صارفی مہنگائی کی توقعات اور مجموعی کاروباری احساسات کو قابو میں رکھنے والے عنصر کے طور پر دیکھا جاتا ہے (**شکل 6.7 الف اور 6.7 ب**)۔ مزید برآں، عباس ودیگر (2015ء) کے مطابق پست آمدنی والے، کم تعلیم یافتہ، خواتین اور کم عمر جواب دہندگان نے مہنگائی کی زیادہ راسخ اور بڑھتی ہوئی توقعات ظاہر کیں، جو پاکستان کی آبادی کے ڈھانچے[15] کو مدنظر رکھتے ہوئے، ملک میں مہنگائی کے دباؤ میں کردار ادا کرتا ہے۔ یہ امر (2021ء) کونراڈ ودیگر سے مطابقت رکھتا ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ عالمی سطح پر مہنگائی کی توقعات انفرادی شخصیات اور کاروباری اداروں کے تجربات اور سماجی و اقتصادی پس منظر سے بھی تشکیل پاتی ہیں۔

غیر یقینی صورتِ حال:

حالیہ برسوں میں غیر یقینی صورتِ حال کو مہنگائی کا اہم معاون سمجھا جاتا ہے۔ چوہدری اور آبے (1999ء) تجویز کرتے ہیں کہ معاشی پالیسیوں کی غیر یقینی صورتِ حال کاروباری اداروں اور گھرانوں کی سرمایہ کاری، صَرف اور پیداواری فیصلوں کو متاثر کرتی ہیں، جس کی وجہ سے ایسی صورتِ حال پیدا ہوتی ہے جس میں مہنگائی، مالیاتی خسارہ اور سرکاری قرضہ ایک دوسرے کو ایک منفی چکر میں تقویت دیتے ہیں۔ آئیسن اور ویگا (2006ء) کے مطابق سیاسی عدم استحکام، جو مختلف عوامل سے ابھرتا ہے جیسے بار بار کابینہ میں تبدیلیاں اور حکومتی بحران، کا بلند مہنگائی سے مضبوط تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاسی غیر یقینی صورتِ حال کے دوران قیمتوں میں استحکام کے مقصد کی اکثر مناسب طور پر تکمیل نہیں کی جاتی۔ مہنگائی پر سیاسی عدم استحکام کا اثر بلند مہنگائی والے ممالک اور ترقی پذیر ممالک زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

مزید برآں قزاکس (2023ء) کی تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ غیر یقینی صورتِ حال منڈی کی طاقت کے ارتکاز سے بھی وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ غیر یقینی صورتِ حال کسی فرم کی فیصلہ سازی پر اثر انداز ہوتی ہے کہ آیا وہ کسی مارکیٹ یا شعبے میں داخل ہو۔ یہ امر منڈی یا شعبے میں اُن فرموں کو تحفظ دیتا ہے جن کے قدم پہلے سے جمے ہوئے ہیں، اس طرح مارکیٹ میں ان کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ غیر یقینی صورتِ حال معلومات کے توازن کو بھی بگاڑ دیتی ہے، اور زیادہ اور بہتر معلومات یا وسائل والی فرمیں، جیسے کہ پہلے سے قدم جمائی ہوئیں فرمیں اس سے فائدہ اٹھا کر اپنی پوزیشن مضبوط کرتی ہیں۔

پاکستان میں مہنگائی کے عوامل پر لٹریچر میں معاشی اور سیاسی غیر یقینی کے بیشتر اثرات پر غور نہیں کیا گیا، ماسوائے خان اور ثاقب (2009ء) کے جنہوں نے سیاسی عدم استحکام اور مہنگائی کے درمیان تعلق پر تحقیق کی، جس میں 1951ء تا 2007ء کی مدت کے دوران سیاسی عدم استحکام کے تین مختلف متغیرات (سیاست، کابینہ میں تبدیلیاں اور حکومتی بحران) کا استعمال کیا گیا، اس نے سیاسی عدم استحکام اور مہنگائی کے درمیان مثبت تعلق کا نتیجہ اخذ کیا۔

اسٹیٹ بینک کے عملے کا تخمینہ:[16]

مذکورہ لٹریچر کا جائزہ پاکستان میں مہنگائی کے عوامل پر موجودہ تحقیق میں تین اہم نقائص کو سامنے لاتا ہے۔ اوّل، پہلے کے مطالعات نے بلند مہنگائی کے ادوار پر مکمل توجہ مرکوز نہیں کی، جیسا کہ **سیکشن 6.1** میں نشاندہی کی گئی ہے۔ دوم، زیادہ تر ابتدائی مطالعات میں شامل وقت کی مدت کسی حد تک پرانی ہے۔ سوم، زیادہ تر ابتدائی مطالعات میں مہنگائی کے عوامل کی فہرست کچھ حد تک محدود رہی ہے، جس سے مہنگائی کے محرکات کے منظم تجزیے کا راستہ رُک گیا، اس وقت جب کئی عوامل بیک وقت کارفرما ہوں۔ اسٹیٹ بینک کا عملہ، حسین ودیگر (آئندہ) ماہانہ بنیادوں پر مختلف اقسام کے عوامل کے کردار کا تخمینہ لگا کر ان نقائص کو دور کرتا ہے، اور اس طرح 2020ء تا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی تک جاری بلند مہنگائی کے دور، اور گذشتہ دور (2005ء تا 2015ء) کے تقریباً تمام برسوں کا باریک بینی سے تجزیہ کرتا ہے۔

[15] پاکستان کی 67 فیصد آبادی کی عمر 30 سال سے کم یا اس کے برابر ہے۔ 49 فیصد آبادی خواتین پر مشتمل ہے، جبکہ بالغوں کی شرح خواندگی 58 فیصد ہے۔ ایس بی پی (2022ء) ب

[16] یہ ذیلی حصہ حسیناپف، ودیگر (آئندہ) کے اہم نتائج پر بحث کرتا ہے، جیسا کہ جدول 6.1، شکل 6.8 اور شکل 6.9 میں دکھایا گیا ہے۔ کلیدی تعین کنندگان کی سالانہ شراکت کے بارے میں بصیرت کے لیے، شکل 6.8 ایک حوالہ کے طور پر کام کرتی ہے، جب کہ ان کی ماہانہ شراکت کو شکل 6.9 میں دکھایا گیا ہے۔ مہنگائی کے ہر ایک تعین کنندہ کے لیے ایک فیصد (یا ایک معیاری انحراف) کے مجموعی اثرات یا پاس تھرو کا جدول 6.1 میں ذکر کیا گیا ہے۔ وضاحت کے اعتبار سے، یہ نوٹ یہاں فراہم کردہ اشکال اور جدولوں کے لیے ایک عمومی حوالے کے طور پر کام کرتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ، تحقیق میں پانچ عوامل کے لیے پہلے غیر دریافت شدہ پراکسیوں کا استعمال کیا گیا، تاکہ مہنگائی پر ان کے اثرات کی واضح شناخت میں مدد مل سکے۔ اوّل، پچھلے مطالعات کے برعکس، اس تحقیق میں مالیاتی توسیع سے زری رسد کے اثرات کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ دوم، مالیاتی پالیسی کے دیگر اظہاریوں کے برعکس، تحقیق میں ایک پراکسی استعمال ہوئی، جو بلند تعدّد کی حامل مہنگائی کے عوامل کے تجزیے میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

سوم، مہنگائی کی توقعات کے لیے، تحقیق میں اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے کے اعداد و شمار استعمال کیے نہ کہ سب سے پرانے تحقیقی مقالوں سے اخذ شدہ مہنگائی کے اظہاریوں کے استعمال ہونے والے اعداد و شمار۔ چہارم، اس میں سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورتِ حال کے بلند تعدّد کے اظہاریوں کو بروئے کار لایا گیا ہے، جسے سابقہ مطالعات میں نسبتاً استعمال نہیں کیا گیا۔ آخراً، اس میں قیمتوں پر سیلاب/خشک سالی کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ان متغیرات اور تخمینوں کے طریقہ کار کو تشکیل دینے کی وضاحت **باکس 6.2** میں کی گئی ہے۔[17]

باکس 6.2: تخمینہ کاری کا طریقہ

اس تحقیق میں سب سے پہلے پاکستان میں مہنگائی کی بنیادی وجوہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس مقصد سے، کئی ملکی اور بیرونی عوامل کو ملکی مہنگائی کے ممکنہ عوامل سمجھا جاتا ہے، جس کے بعد یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ ہر عامل کے دھچکے انفرادی طور پر مہنگائی کو کس طرح متاثر کرتے ہیں۔ بعد ازاں، مہنگائی پر مختلف عوامل کے کردار، ساتھ ہی نمونہ مدت میں ان کے متعلقہ حصے کی مقداریت کو جانچا جاتا ہے۔ یہ دونوں مشقیں جون 2002ء سے دسمبر 2023ء تک کے ماہانہ اعداد و شمار پر مبنی ہیں۔

الف۔ ساختی ویکٹر آٹو ریگریشن (SVAR) ماڈل

مصنفین ساختی ویکٹر آٹو ریگریشن ماڈل استعمال اس لیے کرتے ہیں تاکہ مہنگائی پر ہر دھچکے کے مجموعی ردعمل (اثرات کی منتقلی) کا اندازہ لگایا جا سکے۔ ساختی دھچکوں کی نشاندہی کرنے کے لیے اس تحقیق میں تکراری ترتیب سے استفادہ کیا گیا، جیسے میک کارتھی (1999ء) نے تجویز کیا تھا، تاکہ جذباتی ردعمل پیدا کرنے اور اثرات کی مجموعی منتقلی کے عددی سروں کا اندازہ لگایا جا سکے۔ تجزیے میں شامل مہنگائی کے عوامل، جیسے متعلقہ متغیرات کے ذریعے، اپنے متعلقہ خارجی شدت کے مطابق ترتیب دیے گئے ہیں، یعنی سب سے زیادہ خارجی عامل پہلے آتا ہے جبکہ سب سے زیادہ داخلی عامل (مہنگائی) کو آخر میں رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ، ان کی ترتیب حسبِ ذیل ہے:

سیلاب، اجناس کی عالمی قیمتیں، غیر یقینی صورتِ حال، پیداواری فرق، زری رسد، مالیاتی پالیسی کا موقف، شرح مبادلہ، مہنگائی کی توقعات اور خام مال کی لاگت، جس میں صارف اشاریہ قیمت نظام کا سب سے زیادہ داخلی عامل ہے۔ ساختی ویکٹر آٹو ریگریشن فریم ورک کو ذیل میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

$$y_t = C + A(L)y_t + u_t \qquad (1)$$

جہاں y_t u_t ,C اور A داخلی متغیرات کے ویکٹر ہیں، جو بالترتیب کونسٹنٹس کے پولی نامیئل، اختراعات کے ویکٹرز اور لیگ آپریٹرز کے میٹرکس ہوتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق اس مدت کے دوران ہر متغیرہ نے مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا۔

ب۔ مہنگائی کے عوامل کے کردار کا تخمینہ

تاریخی ڈیکمپوزیشن کے طرز فکر کو بروئے کار لاتے ہوئے مجموعی مہنگائی پر مختلف عوامل کے مدت وار دھچکوں کے لحاظ سے حصے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ یہ تکنیک، ہریسن اور بربج (1985ء) نے وضع کی ہے، جو نظام میں شامل تمام متغیرات میں اختراعات (دھچکوں) کے لحاظ سے نمونہ مدت کے دوران خارجہ متغیرات کی راہ کی وضاحت کرتی ہے۔ الجبرا کا سادہ سا حساب کر کے، ایکویشن (1) کو اس طرح لکھا جا سکتا ہے:

$$y_T = A^T y_0 + \sum_{k=1}^{T} A^{T-k}\, u_t \qquad (2)$$

جہاں ایکویشن کے دائیں جانب پہلی اصطلاح، y_0 متعلقہ متغیر کی ابتدائی قدر ہے، جبکہ دوسری اصطلاح تمام ساختی دھچکوں کے کُل مجموعے کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایکویشن (2) تاریخی ڈیکمپوزیشن کی نمائندگی کرتی ہے، جہاں مدت t پر اصل ڈیٹا ظاہر کیا جاتا ہے، جو نظام میں تمام خارجی متغیرات کے لیے بنیادی پیش گوئی اور بہ وزن ساختی اختراعات کے مجموعے کے طور پر ہوتا ہے۔

[17] آربی، ایم ایف اور غوری، ایس پی (2016) نے پایا کہ ڈبلیو پی آئی فوڈ انڈیکس سی پی آئی فوڈ انڈیکس کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے، اور یہ کہ سی پی آئی اور ڈبلیو پی آئی دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ تاہم، تحقیق نے کثیر متغیر ماڈل میں مہنگائی پر تھوک اشاریہ قیمت کے اثرات کا اندازہ نہیں لگایا۔

ج۔ اعدادوشمار

اس تحقیق میں مہنگائی کے مختلف عوامل کے لیے پراکسی کے طور پر درج ذیل متغیرات کا استعمال کیا گیا ہے:

i) **سیلاب/خشک سالی:** سیلاب / خشک سالی پر بلند تعدّد کے اعداد و شمار کی عدم موجودگی میں، تحقیق سیلاب / خشک سالی کو نمونہ مدت کے دوران اس مہینے کی اوسط سے کسی خاص مہینے میں بارش کے انحراف کے طور پر ماپتی ہے۔

ii) **اجناس کی عالمی قیمتیں:** اشیاء کی قیمتیں درآمدی خام مال اور صارفی اشیا کی بلند قیمتوں کے توسط سے مہنگائی میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔ عالمی بینک کا اجناس اشاریہ عالمی قیمت تیل کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ دیگر درآمدی اشیا، خاص طور پر غذائی اشیا کی قیمتوں کے اثرات قلمبند کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

iii) **غیر یقینی صورتِ حال:** غیر یقینی صورتِ حال مشاہدہ کرنے کے لیے، اس تحقیق میں قلیل مدتی اور طویل مدتی ثانوی مارکیٹ کی شرح سود کے درمیان تفاوت کو اس نظریے کے پیش نظر استعمال کیا گیا ہے کہ خطِ یافت کو اکثر وبیشتر مستقبل کی راہ پر اعتماد کے حجم کے طور پر سمجھا جاتا ہے، جس میں سیاسی اور معاشی دونوں طرح کی غیر یقینی صورتِ حال کے اثرات شامل ہوتے ہیں۔[الف] قلیل مدتی سودی شرحیں عام طور پر غیر یقینی صورتِ حال کے حوالے سے حساسیت کی حامل ہوتی ہیں لیکن غیر یقینی صورتِ حال کے لیے دیگر پراکسیز کی نسبت پست تعدّد رکھتی ہیں۔ مثلاً، اگرچہ اسٹاک مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کو اکثر غیر یقینی صورتِ حال کے لیے ایک پراکسی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، تاہم یہ امر پاکستان جیسی کم اور غیر ترقی یافتہ مارکیٹوں کی درست عکاسی نہیں کرتا۔ اسی طرح، اکنامک انٹیلیجنس یونٹ کی ملکی رپورٹس پر مبنی اکنامک پالیسی انسرٹینٹی انڈیکس، غیر یقینی صورتِ حال کے لیے موزوں پراکسی نہیں ہے کیونکہ متغیرہ کے اعدادوشمار ماہانہ بنیادوں پر دستیاب نہیں ہوتے، جبکہ پاکستان میں کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ غیر حقیقی ربط پایا جاتا ہے، خاص طور پر یہ مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ یہ بیرونی زدپزیری کے اثرات کو بھی ظاہر کر سکتا ہے جو شرح مبادلہ کے لحاظ سے پراکسی کے طور پر بہتر استعمال ہو سکتا ہے۔ آخراً، حکومتی بحران، سیاست اور کابینہ کی تبدیلیوں کے اعداد و شمار صرف سیاسی غیر یقینی صورتِ حال کا احاطہ کرتے ہیں اور یہ سالانہ بنیادوں پر دستیاب نہیں ہوتے۔

iv) **زری رسد:** ایم3 کو زری رسد پیمانے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، جس میں حکومت کی میزانی قرض گیری شامل نہیں ہوتی۔[ب] مالیاتی پالیسی کے موقف کے اثر کے بغیر زری رسد کے اثرات کا مشاہدہ کرنے کے لیے میزانی قرض گیری کو منہا کیا جاتا ہے[ب]

v) **مالیاتی پالیسی کا موقف:** اس تحقیق میں مالیاتی موقف کے حصول کے لیے سرکاری قرضے تا ایف بی آر ٹیکسوں کے تناسب کا استعمال کیا گیا ہے۔ جس میں اضافہ توسیعی مالیاتی پالیسی کے موقف اور کمی تخفیفی موقف کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ پراکسی مہنگائی عوامل کے بلند تعدّد پر تجزیے کے لیے ایک بہتر راستہ پیش کرتی ہے کیونکہ مالیاتی خسارے کے ماہانہ اعدادوشمار دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔

vi) **مہنگائی کی توقعات:** مہنگائی کی توقع کا اشاریہ صارفی مہنگائی کی توقع سے متعلق اعدادوشمار استعمال کرتے ہوئے تشکیل دیا گیا ہے۔ جیسے اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ صارف سروے سے مشاہدہ کیا گیا ہے۔ چونکہ 2012ء سے اعتمادِ صارف سروے کے اعدادوشمار دوماہی بنیاد پر دستیاب ہیں، اس لیے عدم دستیاب ڈیٹا کو متعلقہ مہینوں کی اوسط کے طور پر شمار کیا گیا، جب کہ 2002ء سے 2012ء تک کے اعدادوشمار کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

vii) **خام مال کی لاگت:** تھوک اشاریہ قیمت کا استعمال خام مال کی لاگت میں تبدیلیوں کے اثرات جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، جو لاگتی مہنگائی کے احاطے کے لیے ایک مفید اشاریہ ہے۔

viii) **شرح مبادلہ:** ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تبدیلی کو مہنگائی پر کرنسی کی قدر میں کمی / اضافے کے اثرات جاننے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ix) **پیداواری فرق:** مجموعی ماہانہ طلب کے اعدادوشمار کی عدم موجودگی میں، بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے چکردار اور مستقل اجزا کے درمیان فرق کو پیداواری فرق یا (اضافی طلب) کے لیے بطور پراکسی استعمال کیا جاتا ہے۔

[الف] کوادرا، جی۔ اور سپریزا ام ایچ۔ (2008ء)

[ب] یہ نتائج ایم2 سے مختلف نہیں ہیں۔ ایم3 میں زیرِ گردش نوٹ، قابل منتقلی ڈپازٹ، دیگر ڈپازٹس، حصص کے علاوہ دیگر تمسکات، زیرِ گردش سکّے، غیر بینک مالی کمپنیوں کے ڈپازٹس، نیشنل سیونگ اسکیمیں-بقایا رقم سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز- اور ڈاک خانوں کے ڈپازٹس شامل ہیں۔

کچھ برسوں کے سوا، زری رسد اور مالیاتی پالیسی کے موقف کو لگنے والے دھچکوں نے مالی سال06ء اور مالی سال24ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مہنگائی میں خاصا بڑا کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً، زری رسد کو ایک فیصد کا دھچکہ لگنے سے آئندہ بارہ ماہ میں مہنگائی پر 0.21 فیصد کا ترسیلی اثر پڑا، جبکہ مالیاتی پالیسی کے موقف کو اسی حجم کا دھچکہ لگنے کے بعد بارھویں مہینے میں 0.01 فیصد کا ترسیلی اثر پڑا **(جدول 6.1)**۔

ترسیلی اثر کے فرق کے باوجود، مالیاتی پالیسی مہنگائی کے دو بڑے محرکات میں شامل ہے، جو بلند مہنگائی کے جاری اور پچھلے دونوں ادوار میں مشترک ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے، مالیاتی دھچکے متواتر ہیں اور ان کا حجم زری رسد کے دھچکوں کی نسبت کافی بڑا ہوتا ہے **(شکل 6.8 اور 6.9)**۔

جدول 6.1: کلیدی عوامل* کے مجموعی ترسیلی اثرات

مدت	سیلاب	اجناس کی قیمت	غیر یقینی	پیداواری فرق	زری رسد	مالیاتی موقف	شرح مبادلہ	مہنگائی کی توقعات	خام مال کی قیمت
1	0.00	0.05	0.00	0.04	-0.03	0.00	-0.06	0.02	0.10
2	0.01	0.02	0.00	0.03	0.01	0.01	-0.02	0.11	0.12
3	0.04	0.06	0.00	0.02	0.00	0.01	0.09	0.23	0.17
4	0.01	0.08	0.00	0.00	-0.01	0.01	0.14	0.37	0.28
5	0.01	0.05	0.01	0.03	0.04	0.00	0.30	0.44	0.25
6	0.01	0.04	0.01	0.02	0.11	0.01	0.41	0.48	0.25
7	0.01	0.06	0.01	0.02	0.15	0.01	0.30	0.18	0.28
8	0.01	0.05	0.01	0.01	0.15	0.01	0.34	0.23	0.22
9	0.03	0.05	0.02	0.00	0.17	0.01	0.30	0.22	0.14
10	0.02	0.05	0.02	0.01	0.17	0.01	0.28	0.28	0.17
11	0.02	0.08	0.02	0.01	0.21	0.01	0.32	0.30	0.21
12	0.02	0.08	0.02	0.03	0.21	0.01	0.30	0.30	0.17

* یہ جدول 12 مہینوں کے دوران ہر متغیرہ پر ایک فیصد دھچکے کے مہنگائی پر مجموعی اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ ساختی ویکٹر آٹو ریگریشن ماڈل پر مبنی؛ متغیرات کو اس جدول میں خارجی عوامل کا اندارج اِن کینسبتی شدت کے مطابق کیا گیا ہے۔ باکس 6.2 ملاحظہ کیجیے۔

ماخذ: حسین، ایف و دیگر (آئندہ)

غیر یقینی صورتِ حال مہنگائی کا آئندہ سب سے بڑا محرک ہے، جو جاری اور پچھلے دونوں ادوار میں مشترک ہے، جو ملے جلے سیاسی اور معاشی ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 06ء اور مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں تبدیلی کے بھی مہنگائی پر مثبت اور نمایاں اثرات پڑے۔ تاہم، عالمی قیمتوں کی نقل و حرکت کے مطابق مہنگائی پر اس کا اثر بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے۔ مزید بر آں، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے مہنگائی پر ابتدائی مہینوں پر مجموعی اثرات میں تھوڑے سے مثبت رہے (**جدول 6.1**)، جسے تیل کی قیمتوں پر مبہم اور واضح زرِاعانت سے منسوب کیا جاسکتا ہے—جو اجناس کے عالمی اشاریہ پر حاوی ہیں۔[18]

نتائج بتاتے ہیں کہ قیمتوں کے بارے میں توقعات کے مہنگائی پر سب سے زیادہ ترسیلی اثرات ہوتے ہیں۔ بالخصوص، مہنگائی کی توقعات کے ایک فیصد دھچکے سے چھ ماہ گذرنے کے بعد مہنگائی میں (0.48 فیصد) اضافہ ہوا۔ اس تحقیق میں شرح مبادلہ میں کمی کو بھی مہنگائی کا ایک اہم عامل قرار دیا گیا ہے۔ پہلے چھ ماہ کے دوران شرح مبادلہ کے ایک فیصد دھچکے کا مجموعی اثر (0.41 فیصد) رہا، جو 12 ماہ میں بتدریج کم ہو کر 0.30 فیصد رہ گیا (**جدول 6.1**)۔

اس تحقیق میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ تیسرے ماہ سیلاب کے ترسیلی اثرات عروج پر ہوتے ہیں، جس کے بعد اس میں کمی آتی ہے۔ چنانچہ، 2010ء اور 2022ء دونوں میں سیلاب آنے کے بعد ابتدائی چند ماہ میں اس کے مہنگائی پر اثرات پڑے تھے۔ تاہم، یہ اثر قلیل المدتی تھا، جو 3 سے 4 ماہ کے بعد ختم ہو گیا، اور سالانہ تخمینوں میں خاص نمایاں نہیں رہا۔ یہ امر مہنگائی پر قدرتی آفات کے اثرات کے بارے میں پارکر (2016ء) کے تحقیقی نتائج کے مطابق ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ خشک سالی کے برعکس طوفان کے اثرات چند ماہ بعد ختم ہو جاتے ہیں، جس کا ایک سال بعد کوئی خاص اثر باقی نہیں رہتا۔

مالی سال 05ء تا مالی سال 15ء کا دور

مالی سال 05ء تا مالی سال 15ء کا بلند مہنگائی کا دور دو مراحل میں دیکھا جا سکتا ہے: 08-2007ء کے عالمی مالی بحران سے پہلے اور بعد کا دور۔ عالمی مالی بحران سے

[18] اسی طرح کے نتائج سری لنکا اور جنوبی افریقہ کے لیے بھی پائے گئے ہیں۔ ماخذ: ڈوما، این۔ (2008ء)؛ بھنڈیا، اے (2002ء)۔

شکل 6.8: حقیقی اوسط مہنگائی میں حصہ

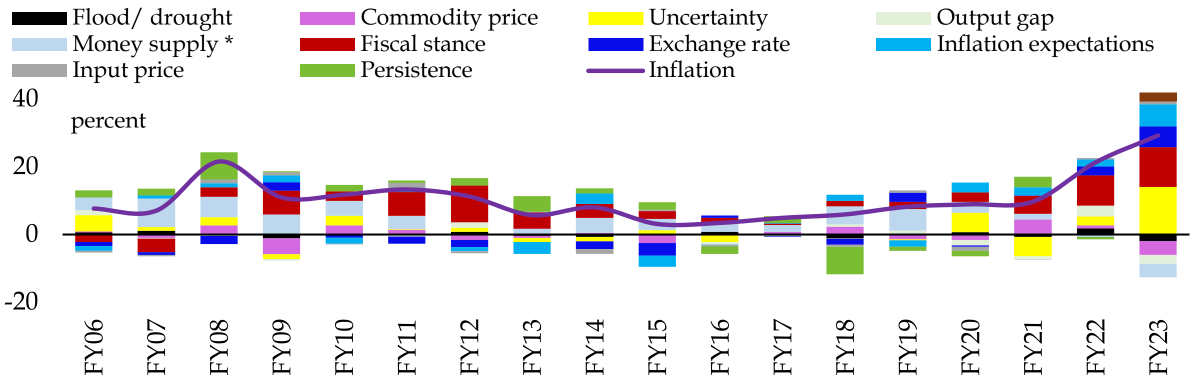

Note: Based on historical decomposition; see Box 6.2. *Money supply (M3) excluding government

Source: State Bank of Pakistan

پہلے زری رسد اور غیر یقینی صورتِ حال نے مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اوّل الذکر نجی شعبے کے قرضوں اور غیر ملکی رقوم کی آمد میں بلند نمو کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ مؤخر الذکر گذشتہ برسوں میں بڑھتی ہوئی سیاسی غیر یقینی صورتِ حال کی عکاسی کرتا ہے، جو عالمی مالی بحران اور 2008ء میں حکومتی تبدیلی تک جاری رہی تھی۔

عالمی مالی بحران کے بعد کے مرحلے میں، مالیاتی پالیسی نے مہنگائی میں سب سے زیادہ حصہ ڈالا، جو اس عرصے کے دوران سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باعث بلند حکومتی قرضوں کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 09ء میں عالمی مالی بحران کے بعد بیرونی کھاتوں کی زد پذیری کے باعث شرح مبادلہ میں ردّوبدل کے اثرات سب سے زیادہ نمایاں رہے۔ تاہم، آئی ایم ایف پروگرام دوبارہ شروع ہونے اور اس کے نتیجے میں استحکام آنے کے بعد، شرح مبادلہ میں استحکام آیا، اور اس طرح مہنگائی میں اس کا حصہ منفی ہو گیا۔

دونوں مراحل میں، عالمی مالی بحران تک اجناس کی قیمتیں بڑھنے سے مہنگائی میں ان کا حصہ، اور عالمی مالی بحران کے خاتمے پر قیمتوں میں کمی بڑی واضح تھی۔ خام مال کی قیمتیں، جیسا کہ تھوک اشاریہ قیمت سے ماپی گئیں، بڑھنے کی جزواً عکاسی عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے اور اس دوران ان کے مہنگائی میں کردار سے ہوتی ہے۔

حالیہ دور مالی سال 20ء تا مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی

گذشتہ دور کے برعکس، زری رسد (میزانی قرض گیری کے علاوہ) کا حالیہ دور میں مہنگائی میں کوئی بڑا کردار نہیں رہا، حالانکہ مالی سال 18ء اور مالی سال 19ء میں اس کا حصہ نمایاں تھا۔ کووڈ وبا کے عروج کے برسوں مالی سال 20ء تا 21ء کے دوران، اس کا مہنگائی میں حصہ گذشتہ دو برسوں کی نسبت کم ہو گیا، باوجود اس کے کہ زری نرمی کے باعث نجی شعبے کے قرضے میں کمی آگئی تھی۔ مالی سال 22ء سے زری پالیسی میں نرمی کے استرداد اور مسلسل سختی ہونے کے بعد، مہنگائی میں زری رسد (میزانی قرض گیری کے علاوہ) کا تخمینہ شدہ حصہ منفی ہو گیا ہے۔

اس کے بجائے، جاری دور میں مہنگائی کا سب سے بڑا محرک مالیاتی پالیسی رہی ہے، خاص طور پر مالی سال 21ء کے بعد بلند مالیاتی خسارے کے باعث۔ حالیہ دور کی مہنگائی میں غیر یقینی صورتِ حال دوسرے سب سے بڑے عنصر کے طور پر ابھری۔ اگرچہ مالی سال 20ء میں غیر یقینی صورتِ حال کو کووڈ 19 کے آغاز سے منسوب کیا جا سکتا ہے، تاہم یہ مالی سال 22ء کے بعد سے بڑھتی ہوئی سیاسی اور معاشی غیر یقینی صورتِ حال کی عکاس ہے، جو 2024ء کے عام انتخابات کے عرصے تک جاری رہی۔

مہنگائی کی توقعات اور شرح مبادلہ میں کمی نے بھی خاصا بڑا کردار ادا کیا ہے۔ پچھلے ذیلی سیکشن میں زیرِ بحث لٹریچر کی روشنی میں، اوّل الذکر کو شرح مبادلہ

شکل 6.9: مہنگائی کے ماہانہ دھچکوں میں حصہ

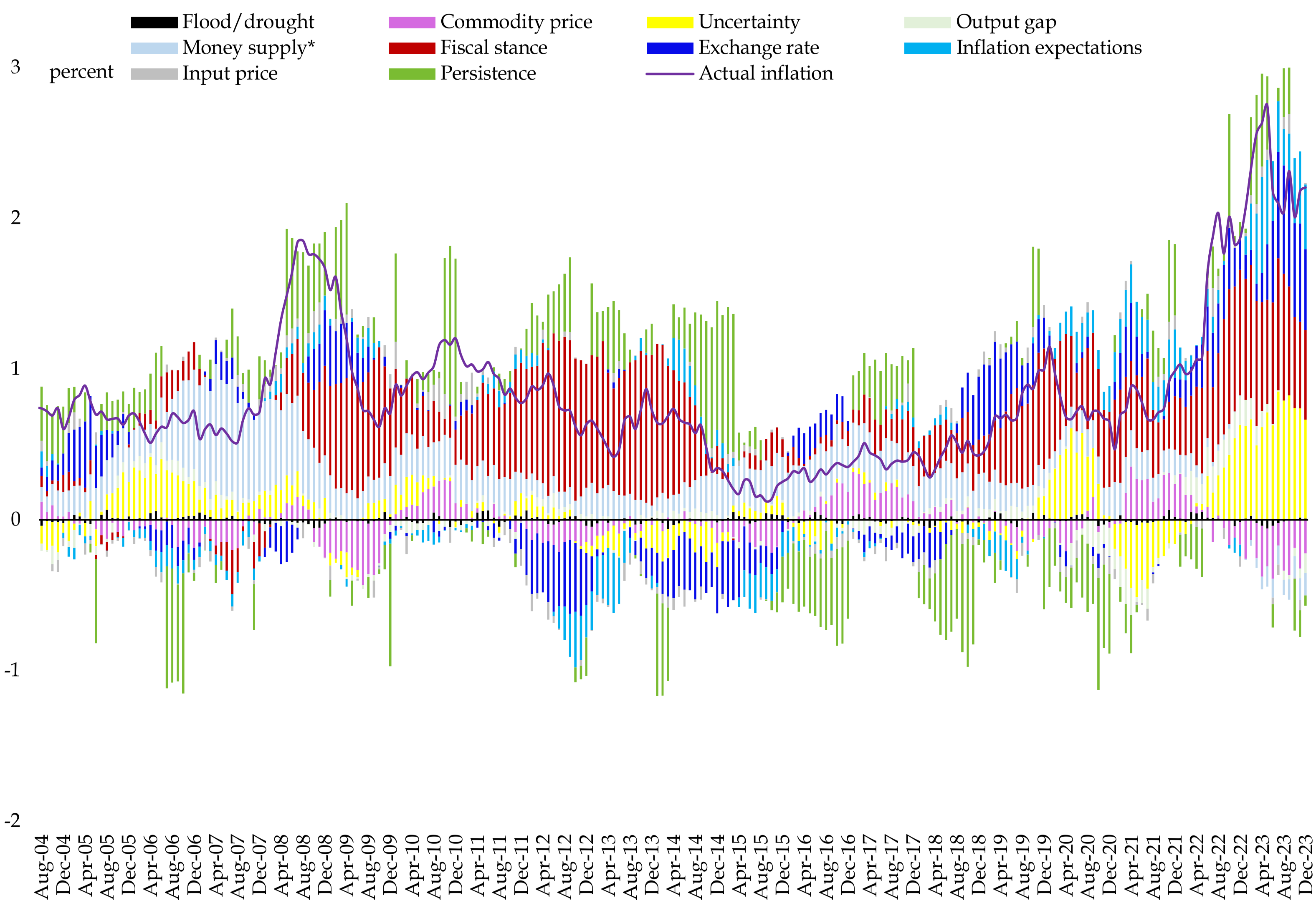

Note: Based on historical decomposition; see Box 6.2. * Money supply (M3) excluding government borrowing.

Source: State Bank of Pakistan

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.10: زری پالیسی نظام کے مطابق مہنگائی

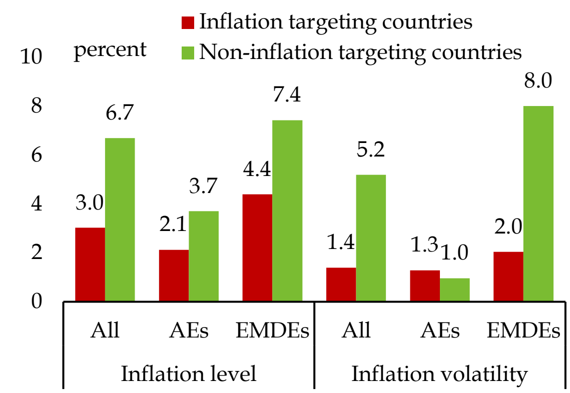

Source: Ha, J. et al. (2019)

میں کمی، اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی تک اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ماہانہ اور سالانہ مہنگائی میں اجناس کی قیمتوں کا تخمینہ شدہ حصہ وبائی مرض کے بعد عالمی قیمتوں میں اضافے اور روس یوکرین تنازع کے آغاز کے بعد بالترتیب مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء میں بڑھ گیا، لیکن اجناس کی قیمتوں میں کمی کے بعد اس کا اثر کم ہو گیا، جو خصوصاً، مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں دسمبر 2023ء تک ظاہر ہوا۔

6.3 پالیسی اور ساختی چیلنجز

جس حد تک کلیدی معاشی عوامل، جیسے کہ پچھلے حصے میں زیرِ بحث آئے، مہنگائی پر اثرانداز ہوتے ہیں، یہ طویل مدتی ساختی عوامل میں فرق کی بنا پر وقت اور مقام کے لحاظ سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ ان عوامل میں اقتصادی ڈھانچہ، پالیسی اور ادارہ جاتی ماحول اور دیگر ملکی خصوصیات شامل ہیں۔[19]

مہنگائی کے کلیدی معاشی عوامل کی نسبت ساختی عوامل کے اثرات عام طور پر سُست رو ہوتے ہیں،[20] اور مضمر مہنگائی یا مہنگائی کی شرح میں کمی کے حالات پیدا کرنے اور مستحکم کرنے میں کئی دہائیاں لے سکتے ہیں۔ مثلاً، عالمی تحقیق بتاتی ہے کہ ساختی عوامل میں بہتری ـــ بشمول تجارتی کشادگی، مرکزی بینک کی خود مختاری، مالیاتی اصلاحات، پیداواریت، اور آبادیاتی تناسب ـــ نے پچھلی چند دہائیوں کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں مہنگائی کے دباؤ کو کم کیا ہے۔[21]

تاہم، ان کی اہمیت پر اتفاق رائے کے باوجود، ساختی عوامل کے اثرات کی مقداریت کا تعین ایک چیلنج ہے، بالخصوص پست و درمیانی آمدنی والے ممالک میں۔ یہ بنیادی طور پر ان متغیرات کی سُست حرکت، معیاری میٹرکس اور متعلقہ تاریخی ڈیٹا کی کمی؛ مختلف اقتصادی شعبوں میں تیزی سے رونما ہونے والی ساختی تبدیلیوں؛ بنیادی ساختی قوتوں کے علم میں فرق؛ اور تحقیقی مہارت کی کمی کی وجہ سے ہے۔[22]

آج تک کسی بھی تحقیق میں پاکستان کی مہنگائی کو متاثر کرنے والے ساختی عوامل کے جامع سیٹ کا معاشیاتی شماریات پر مبنی تجزیہ نہیں کیا گیا۔ اس کمی کو تسلیم کرتے ہوئے، آگے آنے والی بحث میں کچھ اہم پالیسی اور ساختی عوامل، اور پاکستان سے متعلقہ دیگر ملکی خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے، جو طویل مدتی منظرنامے کے اعتبار سے پست اور مستحکم مہنگائی کو حاصل کرنے اور برقرار رکھنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔[23]

زری پالیسی فریم ورک

پاکستان میں حالیہ برسوں کے دوران مہنگائی کی توقعات ایک چیلنج کے طور پر ابھر کے سامنے آئیں ہیں، جس پر پچھلے سیکشن میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے لیے، دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ، مرکزی بینک کی ساکھ اور خود مختاری کو مضبوط بنانے، اور زری پالیسی کی واضح حکمت عملی کو اپنانے کی ضرورت ہے، خاص طور پر مہنگائی

---

[19] کیمپیلو، ایم اینڈ میرون، جے اے (1997ء)؛ جے ہا، ودیگر۔ (2019ء)

[20] مستثنیات لاگو ہوتے ہیں، جیسے کووڈ 19 دھچکہ۔

[21] کیمپیلو، ایم اینڈ میرون، جے اے (1997ء)؛ جے ہا، ودیگر۔ (2019ء)

[22] کیمپیلو، ایم اینڈ میرون، جے اے (1997ء)؛ جے ہا، ودیگر۔ (2019ء)

[23] بہت سے پالیسی اور ساختی عوامل مہنگائی کو متاثر کرسکتے ہیں۔ ان میں نقل و حمل، ڈیجیٹلائزیشن، اور بدعنوانی شامل ہیں۔ تاہم، اس سیکشن میں زیر بحث چیلنجوں کی فہرست کا مقصد مکمل ہونا نہیں ہے۔ یہ ایک اشارے کی فہرست ہے جو مزید عوامی گفتگو کے لیے روشنی میں لائی گئی ہے، اور ان کے اثرات کے تخمینے کے لیے مقداری تحقیق ہے۔

جدول 6.2: مرکزی بینک خود مختاری اشاریہ

ملک	2003	2013	2023
برازیل	0.494	0.494	0.686
تھائی لینڈ	0.033	0.216	0.216
جنوبی افریقہ	0.300	0.300	0.300
فلپائن	0.565	0.565	0.565
انڈونیشیا	0.887	0.887	0.887
رومانیہ	0.654	0.654	0.654
ترکیہ	0.838	0.838	0.757
بھارت	0.298	0.298	0.373
ارجنٹینا	0.753	0.753	0.753
پاکستان	0.262	0.356	0.799

نوٹ: اشاریے کی حد 0 سے 1 تک ہے جہاں 0 خود مختاری کی نچلی ترین سطح 1 کی نسبت زیادہ ہے۔ پانچ وسیع زمرے ان میں شامل ہیں جن کی بنیاد پر اس اشاریے سے حساب لگایا جاتا ہے: (1) مرکزی بینک کے گورنر اور بورڈ کی مدت ملازمت سے متعلق اور ان کی تقرری اور برخاستگی کے قواعد (وزن 20)، (2) مرکزی بینک کے بنیادی مقاصد کے حوالے سے شقیں (15)، (3) زری پالیسی کی تشکیل سے متعلق شقیں (وزن 15)، (4) حکومت کو مرکزی بینک کے قرضوں کی فراہمی سے متعلق شقیں (وزن 40)، اور (5) احتساب اور شفافیت (وزن 10)

ماخذ: سرکاری انسٹی ٹیوٹ کا معیار، جامعہ گوٹنبرگ، جیکوم، ایل آئی، اور ویکیوز، ایف، 2008ء) اس لنک پر دستیاب ہے:
https://datafinder.qog.gu.se/variable/cbie_cwne

کو ہدف بنانے والا نظام جو مہنگائی اور اس میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کو روکنے میں مدد کرتا ہے (**شکل 6.10**)۔[24]

اسٹیٹ بینک پچھلی دو دہائیوں سے ایک تبدیلی سے گزر رہا ہے، جن میں سب سے اہم زری ہدف کے نظام کو ترک کرنا، شرح سود کوریڈور متعارف کرانا؛ اور مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے نظام پر منتقلی شامل ہیں (**شکل 6.11**)۔ تاہم، 2022ء کی قانونی ترمیم نے مرکزی بینک کو خود مختاری حاصل کرنے میں مدد دی ہے (**جدول 6.2**)، جس کے بعد، اسٹیٹ بینک نے 2023 تا 2028ء کے لیے اپنا اسٹریٹجک پلان تیار کیا۔ اس کے تحت اسٹیٹ بینک مہنگائی کو ہدف بنانے والے ایک مضبوط نظام کو نافذ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تاکہ زری پالیسی کی کارکردگی بڑھائی اور مہنگائی کی توقعات پر بہتر انداز سے قابو پایا جاسکے (**جدول 6.3**)۔[25]

اسٹیٹ بینک ایکٹ میں 2022ء کی ترمیم میں مرکزی بینک کے مقاصد کی واضح تعریف بھی بیان کی ہے، اس کا بنیادی مقصد قیمتوں میں استحکام، اس کی عملی اور انتظامی خود مختاری کو مضبوط کرنا؛ اور زری و مالیاتی پالیسی رابطہ کاری بورڈ کا خاتمہ ہے کیونکہ اس کے ضوابطِ کار زری پالیسی کمیٹی سے میل کھاتے ہیں۔[26] مزید برآں، حالیہ ترمیم کے تحت، مہنگائی کے اثرات مدنظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کے خاتمے کے ساتھ ان کے نیم مالیاتی آپریشنز[27] کو بھی ختم کردیا ہے۔

مالیاتی اور قرض کی پالیسی

علمی لٹریچر کے بڑھتے ہوئے حجم سے پتہ چلتا ہے کہ غیر محتاط مالیاتی اور قرضہ پالیسی مہنگائی کا دباؤ بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک طرف، مرکزی بینک سے حکومتی قرضہ طباعتِ زر کا باعث بنتا ہے۔ دوسری جانب، قیمتوں کی سطح کا مالیاتی نظریہ (FTPL) بتاتا ہے کہ مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے بلند حکومتی قرضے مہنگائی کو بڑھاتے ہیں۔ خصوصاً، قیمتوں کی سطح کے مالیاتی نظریے کے مطابق بینکوں اور غیر بینکوں (جیسے گھرانوں اور فرموں) سے سرکاری بانڈز کے اجرا کے ذریعے قرض لینے سے طلبی دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے، اگر بانڈ حاملین حکومت سے ان قرضوں کی واپسی یا وقت پر واپسی کی توقع نہیں رکھتے یا بصورت دیگر مستقبل میں اس کی قدر گرنے، اور اس وجہ سے مستقبل میں حقیقی قدر کے نقصان سے بچنے کے لیے اسے اثاثوں یا اشیا اور خدمات کی خریداری پر صرف کرتے ہیں۔ جب مرکزی بینک شرح سود میں اضافہ کرکے مہنگائی پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں تو مالیاتی استحکام کی عدم موجودگی زری پالیسی کی اثرانگیزی کو بھی نقصان پہنچاتی ہے۔[28]

[24] ہا، جے و دیگر (2019ء)؛ یوسف، ایچ۔ اے۔ جی۔ (2007ء)

[25] ایس بی پی (2023ء)ج

[26] وزارتِ خزانہ (2021ء)

[27] ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں 2022ء کی ترمیم کے بعد، موجودہ نیم مالیاتی آپریشنز کو مرحلہ وار ختم کیا جارہا ہے۔

[28] لوبیک، ٹی۔ اے۔ (2022ء؛ فائن، او۔ و دیگر (2022ء)؛ لارنس، بی اور پیڈرا، ای۔ جی, ڈی لا (1998ء)؛ لیپر، ای۔ ای۔ (2023ء)

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.11: اسٹیٹ بینک کی حکمت عملی کی تاریخ

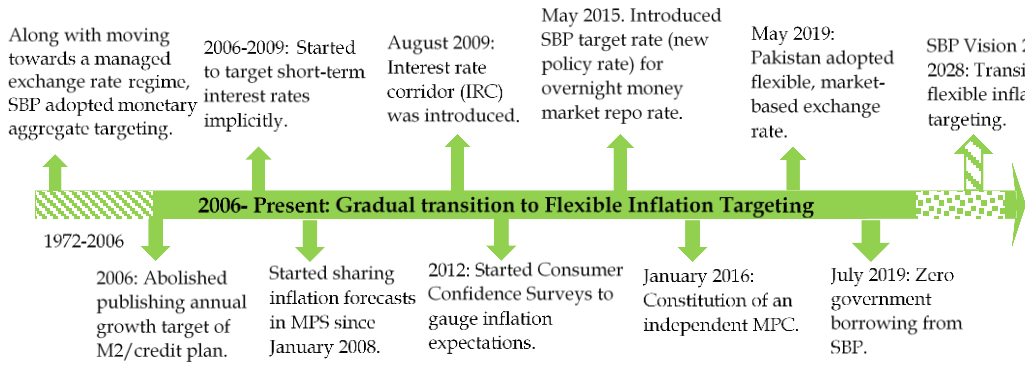

Source: SBP website; Moiniddun (2007). Choice of Monetary Policy Regime: Should SBP Adopt Inflation Targeting, SBP Working Paper Series, Karachi: SBP; SBP Press Releases; SBP (2020).

مزید برآں، بلند سرکاری قرضہ تاجی ڈی پی کی شرح نے ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں غیر یقینی صورتِ حال اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ کر دیا۔ زری پالیسی کی ساکھ اور آزادی کے تصور کے کمزور ہو جانے سے ایسا ہوا۔ تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بڑے بیرونی قرضوں سے معیشت کی بیرونی دھچکوں کے حوالے سے زد پذیری بڑھ جاتی ہے، جو شرح مبادلہ میں کمی کا سبب بن سکتی ہے، جس سے ملکی کرنسی کی مالیت میں بیرونی قرضے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کی توقعات بڑھ جاتی ہیں۔ آخراً، منصوبہ بند مالیاتی پالیسیوں سے بڑا انحراف — شدت اور وقت دونوں کے لحاظ سے — جو قیمتوں کی سطح متاثر کرتا ہے، جیسے بالواسطہ ٹیکس یا انتظامی قیمتیں، مرکزی بینکوں کو مہنگائی کے ہدف سے انحراف کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ نتیجتاً، یہ امر زری پالیسی کی ساکھ کو متاثر کر سکتا ہے اور طویل مدتی مہنگائی کی توقعات کو ہوا دے سکتا ہے۔[29]

لٹریچر کی روشنی میں، مالیاتی اور قرض کی پالیسی پاکستان میں مہنگائی کا ایک غالب محرک معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ پچھلے سیکشن کی معاشی شماریات کے مطالعے سے بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ ماضی میں مرکزی بینک سے میزانی قرض گیری نمایاں رہی ہے، اور خسارے کی مالکاری کے لیے سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ رہی ہے۔[30]

خسارے کی تشکیک کا حالیہ دور مالی سال 17ء تا مالی سال 19ء کے درمیان تھا (**شکل 6.12**)۔ ایس بی پی ایکٹ میں جنوری 2022ء کی ترمیم کے بعد، حکومت نے جدولی بینکوں اور غیر بینک ذرائع سے قرض لینے پر انحصار کیا ہے۔ قیمتوں کی سطح کے مالیاتی نظریے اور قرضے کی پائیداری پر خدشات کی روشنی میں امکان ہے کہ یہ طلبی دباؤ میں کردار ادا کرے گا۔

بلند سرکاری قرضے کا اثر غیر یقینی صورتِ حال اور مہنگائی کی توقعات پر بھی ہو سکتا ہے۔ مجموعی قرضہ مالی ذمہ داری اور قرض کی حد بندی ایکٹ 2005ء کی تعریف کے مطابق[31]– مالی سال 19ء سے 60 فیصد کی حد عبور کر رہا ہے، اور حالیہ برسوں میں قرضوں کی واپسی کی استعداد بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے (**شکل 6.13**)۔ مؤخر الذکر کے بنیادی اسباب بیرونی اور ملکی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیاں، اور زرمبادلہ کی پست آمدنی اور ایف بی آر کے ٹیکس محصولات ہیں۔

[29] آئی ایم ایف (2023)؛ ہیریسن، O. et al.)2023(؛ جعفری، ایس کے و دیگر۔ (2023)

[30] علی، کے اور خالد، ایم (2019)؛ شیرانی، ایس. (2006)

[31] جون 2017 میں ترمیم شدہ مالیاتی ذمہ داری اور قرض کی حد ایکٹ، 2005 (FRDLA) کے مطابق، "حکومت کا کل قرض" کا مطلب ہے حکومت کا قرض (بشمول وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں) کنسولیڈیٹڈ فنڈ اور واجب الادا قرض سے ادا کیا گیا عالمی مالیاتی فنڈ کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے بینکاری نظام کے ساتھ کم جمع شدہ ذخائر۔

مزید بر آں، پچھلی دو دہائیوں کے دوران، بالواسطہ ٹیکسوں، جیسے سیلز ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی، اور بالواسطہ ٹیکسوں کی بالواسطہ طریقے سے وصولی، جن میں ایڈوانس ٹیکس اور ودہولڈنگ ٹیکس شامل ہیں، پر حکومتی انحصار بڑھتا گیا ہے۔[32] بالواسطہ ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی کے بالواسطہ طریقے دونوں، کے قیمتوں پر پھیلتے اثرات کے پیشِ نظر، مہنگائی کا باعث بنتے ہیں۔[33]

اسی موقع پر، غیر ہدفی زرِ اعانت (خاص طور پر توانائی کی زرِ اعانت)، اور خسارے میں چلنے والے سرکاری شعبے کے تجارتی اداروں کو حکومتی اعانت نے قرضوں کی ضروریات میں اضافہ کر دیا (**شکل 6.14**)۔ آخر اً، انتظامی قیمتوں (پیٹرولیم مصنوعات، اور یوٹیلیٹی نرخ) کی شدت اور وقت کے حوالے سے متواتر صوابدیدی اقدامات ہوتے رہے ہیں، جس کی وجہ سے کچھ برسوں میں منصوبہ بند مالی استحکام سے انحراف بھی ہوا ہے۔[34]

تجارتی کشادگی

لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ جن ممالک میں تجارتی کشادگی کی سطح بلند ہوتی ہے وہاں مہنگائی کے امکانات کم ہو جاتے ہیں[35] (**شکل 6.15**)۔ چند ایک ذرائع جن کے توسط سے تجارتی کشادگی مہنگائی کو کم کرتی ہے، ان میں اہم درآمدات کی وجہ سے بہتر کارکردگی، استعداد اور وسائل کا بہتر استعمال، براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ، ٹیکنالوجی اور تکنیکی علم کی منتقلی اور متحرک شعبوں میں مہارت شامل ہیں۔ اکثر اوقات تجارتی کشادگی ضوابط کی قیود و بند سے آزادی اور عالمگیریت کو ساتھ لاتی ہے، جو ایک ساتھ مل کر باہمی تقویت دینے والے عناصر کو جنم دیتی ہے، جس سے مسابقتی معیشت پروان چڑھتی ہے، نتیجتاً، قیمتوں کی اجارہ داری کی طاقت میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ تجارتی کشادگی کے سبب پیداوار میں آنے والی توسیع قیمت کے دباؤ میں بھی کمی کا باعث بنتی ہے۔[36]

تجارتی کشادگی مہنگائی کو کس حد تک کم کرتی ہے اس کا انحصار ملک کی مخصوص خصوصیات پر بھی ہوتا ہے، جیسے ملکی حجم، آزاد تجارتی نظام میں درآمدی شدت، اور معیشت کے مختلف شعبوں کے لاگتی ڈھانچے پر اثرات۔ عالمی قدری زنجیر، جسے تجارتی کشادگی سہولت فراہم کرتی ہے، قیمتوں کا دباؤ کم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پیداوار کے منقسم ہو جانے اور مجموعی تجارت میں نیم تیار اشیا کا زیادہ حصہ، جو عالمی قدری زنجیر کے ارتباط کے تابع ہوتا ہے، شرح مبادلہ کی نقل و حرکت کے حوالے سے درآمدی قیمتوں کے رد عمل کو کمزور کر سکتا ہے۔[37]

پاکستان میں مہنگائی اور تجارتی کشادگی کے درمیان تعلق پر تجرباتی لٹریچر محدود ہے، اور ملے جلے نتائج دیتا ہے۔ اگرچہ زکریا (2010ء)، منیر اور کیانی (2011ء)، اور مختار و دیگر (2019ء) نے تجارتی کشادگی اور مہنگائی کے درمیان منفی تعلق نہیں پایا، تاہم، حنیف اور بتول (2006ء)، مختار، (2010ء)، اور افضال و دیگر (2013ء) نے ان دو متغیرات کے درمیان بڑی حد تک منفی تعلق پایا۔ ان ملے جلے نتائج کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ پاکستان کی پست درآمدی ٹیرف کے نظام پر منتقلی نسبتاً سُست رہی ہے (**شکل 6.16**)، جبکہ ساختی اصلاحات کے اثرات طویل مدت میں پوری طرح عیاں ہوئے۔

مزید بر آں، پاکستان نے گذشتہ برسوں میں ٹیرف میں کمی کے باوجود اپنی معیشت کو عالمی تجارت کے لیے مکمل طور پر نہیں کھولا ہے۔ محاصل کے لیے ملکی ٹیکس کا

---

[32] اسٹیٹ بینک (2023ء)ب

[33] رضا، بی اور مغل، کے ایس (2022)؛ شکیل، اے (2023ء)

[34] اسٹیٹ بینک (2014ء)؛ اسٹیٹ بینک (2022ء)الف؛ اسٹیٹ بینک (2023ء)الف

[35] رومر، ڈی (1993ء)؛ ساشیدہ، اے۔ و دیگر (2003ء)۔

[36] جن، جے، جس کا حوالہ اشرا، ایس میں دیا گیا (2002ء)؛ گراس مین، جی ایم اینڈ ہیلپ مین، ای (1991ء)؛ پرزی بایلا، ایم اور روما، ایم۔ (2005ء)، روگ آف، کے۔ (2003ء)۔

[37] ایرن، جے اور موئیلباور، جے، (2007ء) مئیر، جے۔ (2003ء) جے۔ ہا و دیگر (2019ء)۔

جدول 6.3: مہنگائی کا ہدفی نظام اپنانا

ملک	اپنانے کا سال
نیوزی لینڈ	1990
کینیڈا	1991
برطانیہ	1992
آسٹریلیا	1993
فن لینڈ	1993
سویڈن	1993
ہسپانیہ	1995
جمہوریہ چیک	1997
پولینڈ	1998
برازیل	1999
پولینڈ	1999
تھائی لینڈ	2000
جنوبی افریقہ	2000
فلپائن	2002
انڈونیشیا	2005
رومانیہ	2005
آرمینیا	2006
ترکی	2006
انڈیا	2016
ارجنٹائن	2016
پاکستان*	تبدیلی سے گذر رہا ہے

ماخذ: مرکزی بینک اور آئی ایم ایف کی ویب سائٹ؛ ایس۔ مینسی و دیگر۔ (2023ء)؛ ایس۔ کے۔ و دیگر (2023ء)۔

نظام درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا رہا ہے[38] جس سے درآمدی لاگت بڑھ جاتی ہے اور مارکیٹ کی قیمتوں پر تجارتی کشادگی کے اثرات کسی حد تک زائل ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح، نان ٹیرف رکاوٹیں زیادہ رہنے سے ملکی فرموں کو ملکی مارکیٹ میں ایک امتیازی حیثیت مل جاتی ہے۔ تجارتی پابندیوں کی پالیسیوں کے نتیجے میں ملکی قیمتوں نے بین الاقوامی منڈیوں کی قیمتوں سے بڑی حد تک انحراف کیا، جس کے نتیجے میں بہت سی صنعتوں میں چند شخصی اجارہ داری جیسی صورتِ حال نے جنم لیا، اس سے قیمتوں کی سطح میں بلند تغیر پذیری آ گئی۔ اسی طرح، پاکستان عالمی قدری زنجیروں کے ساتھ اپنے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے تعلق کو گہرا کرنے میں ناکام رہا ہے۔[39]

پیداواریت

پیداواری ترقی کو تیز کرنے سے مہنگائی کا دباؤ کم کرنے میں مدد ملتی ہے، جبکہ اس کی سُست روی سے مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سُست پیداواری نمو پیداوار کی اکائی لاگت میں اضافہ کرتی ہے، جس کی وجہ سے فرمیں منافع کا مارجن کم ہونے سے بچنے کے لیے اپنی قیمتیں بڑھا دیتی ہیں۔ اگرچہ اس سے مجموعی طلب بھی کم ہو سکتی ہے، جو تھوڑا بہت مہنگائی کے دباؤ کو کم کر سکتا ہے، تاہم، دو متضاد اثرات کے خالص اثر کو عام طور پر نظری اور عملی دونوں لحاظ سے مہنگائی کا محرک سمجھا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی پیداواری نمو سے مہنگائی ساکت رہنے کے ساتھ بے روزگاری کی شرح (NAIRU) میں بھی کمی آئی ہے، جو اس بابت ایک کلیدی محرک ہے کہ مہنگائی بڑھائے بغیر معیشت کتنی ترقی کر سکتی ہے۔[40]

مختلف قسم کے شواہد بتاتے ہیں کہ پیداواری نمو کو تیز کرنا درمیانی تا طویل مدت میں مہنگائی کو کم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، کم و دیگر (2013ء) نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کوریا میں لیبر اور مجموعی عامل پیداواریت میں اضافے نے 1985ء تا 1992ء کے دوران اس کی مہنگائی بلحاظِ صارف کو کم کیا ہے۔ اسی طرح، ڈیو بیکر اور گورڈن 2005ء نے ان دونوں کے شواہد پیش کیے کہ پیداواری نمو نے 1995ء تا 2005ء کے دوران امریکی مہنگائی کو کم کر دیا اور پیداوار میں سُست روی نے 1965ء تا 1980ء کے دوران مہنگائی کو بڑھا دیا تھا۔ مزید یہ کہ شنڈلر و دیگر (2004ء) کے مطابق پیداواری نمو نے چین میں قیمتوں کو اس حد تک کم کر دیا کہ، اس کے بڑے تجارتی شراکت داروں کے لیے درآمدی قیمتیں کم ہو گئیں، اس کے اثرات مہنگائی کی شرح میں کمی لانے پر بھی منتج ہوئے۔

[38] مالی سال 18ء تا مالی 23ء کے دوران، درآمدات پر ٹیکس کی وصولی کل ٹیکس وصولی کا اوسطاً 44 فیصد رہی۔ اس میں بالواسطہ ٹیکس (جیسے درآمدات اور کسٹمز پر سیلز ٹیکس) اور براہ راست ٹیکس کی وصولی (جیسے ود ہولڈنگ ٹیکس یا ایڈوانس ٹیکس) درآمدی مرحلے پر وصول کیا جاتا ہے۔

[39] اسٹیٹ بینک (2020ء)؛ ڈبلیو بی (2018ء)؛ لیوس، ایس آر اور گائسنگر، ایس۔ ای۔ (1968ء)؛ ایس بی پی (2020ء)؛ علی ایس۔ او۔ (2011ء) ایس بی پی (2020ء) الف

[40] یلن، جے۔ (2005ء)؛ مانکیو، این۔ جی۔ اور بال، ایل (2022ء)

شکل 6.12: خالص میزانی قرضوں کے اجزائے ترکیبی

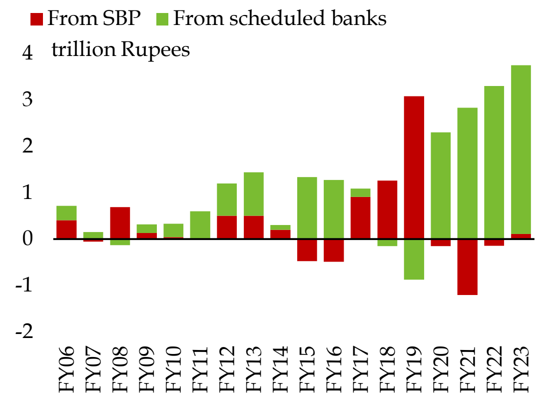

Source: State Bank of Pakistan

کئی مرکزی بینک، جیسے بینک آف کینیڈا اور بینک آف انگلینڈ، سہ ماہی پیداواری رجحان کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا بغور جائزہ لیتے ہیں۔ پیداواری لاگت، جو مفروضہ طور پر مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت پر اثرات کے پیش نظر، خاص طور پر اشیا کے شعبے میں، کمزور پیداواری نمو کو مہنگائی میں اضافے کے خطرے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔[41]

پاکستان میں، مہنگائی پر پیداواریت کے اثرات کا تجرباتی طور پر نہیں جانچا، البتہ لیبر کی پیداواری نمو سے مہنگائی کا معکوس تعلق نظر آتا ہے **(شکل 6.17)**۔ جزواً یہ فرق اس لیے ہو سکتا ہے کہ، کئی ترقی یافتہ معیشتوں کے برعکس، ملک میں سہ ماہی بنیادوں پر لیبر کی پیداواریت اور مجموعی عامل پیداواریت کے سرکاری تخمینے دستیاب نہیں ہیں۔ اس لیے یہ معلوم نہیں ہے کہ پیداواریت مہنگائی کو کس حد تک متاثر کر سکتی ہے۔ تاہم، پاکستان میں طویل مدتی پیداواریت کا کمزور رجحان مہنگائی میں کمی کے لیے ایک بڑی رکاوٹ قرار دیا جاسکتا ہے۔

1972ء تا 2021ء کے دوران سرمائے اور لیبر دونوں کی پیداواریت میں سُست روی دیکھی گئی، نتیجتاً، ملک کی مجموعی عامل پیداواریت کی نمو دیگر ایشیائی معیشتوں کی نسبت کافی پست رہی۔ پیداواریت میں عمومی کمی زراعت، اشیا سازی اور خدمات کے شعبوں میں نمایاں ہے۔[42]

زراعت

گھریلو صَرف کی باسکٹ میں غذائی اور زرعی مصنوعات کا بڑا حصہ ملک کے زرعی شعبے کو درپیش ساختی چیلنجوں، اور غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں تغیر پذیری دونوں کے حوالے سے پاکستان کی زدپذیری کو بڑھاتا ہے۔ پالیسی، انتظامی اور ادارہ جاتی کمزوریوں سے پیدا ہونے والے یہ چیلنجز خام مال کے استعمال اور زرعی پالیسی میں بگاڑ کی عکاسی کرتے ہیں، جو پست یافت کے ساتھ ساتھ فارم تا منڈی روابط کمزور کرنے میں کردار ادا کرتے ہیں- یہ امر ملک میں بلند غذائی مہنگائی پر منتج ہوتا ہے۔[43]

خام مال کے نقطہ ٔ نظر سے دیکھا جائے تو زرعی یافت میں متعدد عوامل رکاوٹ بنتے ہیں، جن میں بیج کا ناقص استعمال، زرعی کیمیکلز کا غیر متوازن استعمال، فارم پر مشینوں کی ناکافی تنصیب، آبپاشی کے لیے پانی کی محدود دستیابی، زرعی توسیع کی ناکافی خدمات، اراضی کی انحطاط پذیری اور ماحولیاتی خطرات، جیسے سیم اور تھور، اور قرضوں تک ناکافی رسائی، شامل ہیں۔ اسی طرح، اکثر و بیشتر کاشت کار کیڑے مار ادویات کا زیادہ یا غلط استعمال کرتے ہیں، اور کھاد کا صحیح مرکب اور استعمال نہیں کرتے۔[44]

اس کے ساتھ ساتھ، پالیسی کے نقائص وسائل کے غیر موثر اختصاص کا باعث بنتے اور زرعی پیداواریت کو متاثر کرتے ہیں۔ مثلاً، گندم کی خریداری کی پالیسی اور امدادی قیمتیں اجناسی مالکاری کے ذریعے مالیاتی بوجھ میں اضافہ کرتی ہیں۔

[41] برابری (2019ء)؛ بی او سی (2023ء)

[42] پاشا، ایچ اے و دیگر۔ (2002ء)؛ صابر، ایم اور احمد، کیو ایم (2003ء)؛ چوہدری، اے (2009ء)؛ منصوبہ بندی کمیشن (2011ء)؛ امجد، آر اور اویس، این۔ (2016ء) سلیم، ایچ و دیگر۔ (2019ء)؛ او۔ صدیقی و دیگر (2022ء) الف، او، صدیقی و دیگر (2023ء) جاوید، این۔ اور احمد، جی۔ (2021ء)۔

[43] رانا، ڈبلیو و دیگر۔ (2002ء)؛ ہارسٹ، اے۔ اور واٹکنز، ایس۔ (2022ء)۔

[44] ہارسٹ، اے۔ اور واٹکنز، ایس۔ (2022ء)؛ اسٹیٹ بینک (2023ء)[الف]؛ جعفری، ایس۔ کے۔ و دیگر (2022ء)؛ اسٹیٹ بینک (2014ء)؛ اسٹیٹ بینک (2007ء)؛ اسٹیٹ بینک (2014ء)؛ اسٹیٹ بینک (2009ء)؛ خان، ایم۔ جے و دیگر (2010ء)؛ اعجاز، این۔ اور احمد، ایم۔ (2017ء)۔

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.13: ادائیگی قرض کی صلاحیت

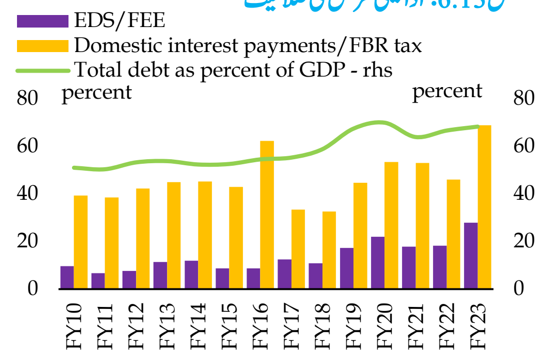

Note: EDS stands for external debt servicing. FEE stands for FX earning.

Sources: Ministry of Finance and State Bank of Pakistan

مزید بر آں، منضبط درآمدات کے باعث خریداری کی بلند قیمتوں کے نتیجے میں، ملک میں گندم کی قیمتیں درآمدی قیمت سے تجاوز کر جاتی ہیں۔[45] اسی طرح، پانی کی کم قیمت بندی کی پالیسی بگاڑ کا باعث بن رہی ہے، جس سے فصلوں کے زیادہ موثر اختصاص اور، یوں مسابقتی قیمتوں کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔[46]

ناکافی خام مال اور ناقص پالیسی کے نتیجے میں، بڑی فصلوں کی اوسط پیداوار ملک میں ترقی پسند کاشت کاروں کی نسبت تقریباً 55 فیصد کم ہے؛ یہ خطے کی نسبت بھی کم ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران یافت میں کچھ اضافہ ہوا ہے لیکن تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی بڑی وجہ یافت میں بہتری کے بجائے خام مال کا اضافی استعمال ہے۔[47] اسی طرح، چارے کے ناقص معیار، پروٹین کی فراہمی میں کمی اور بیماریاں پھوٹنے کی وجہ سے مویشیوں کی یافت متاثر ہوتی ہے، جو لا محالہ ڈیری مصنوعات اور گوشت کی مہنگائی پر اثر انداز ہوتی ہے **(باب 3 بھی ملاحظہ کیجیے)**۔

روایتی فصلوں کی پست یافت کے سبب دیگر فصلوں کے لیے بہت کم اراضی اور دیگر وسائل باقی رہتے ہیں۔ اس کے ہمراہ مراعات کی کمی، اور دیگر فصلوں پر پالیسی اور ادارہ جاتی توجہ بلند غذائی بر آمدات کے ذریعے گرانی کے قابلِ گریز خطرات اور عالمی غذائی قیمتوں اور شرح مبادلہ میں کمی کے حوالے سے ان کی زد پذیری اضافہ کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، جو کاشت کار ممکنہ طور پر دوسری فصلوں، جیسے دالیں، کھجور اور سویا بین جو زیادہ تر درآمد کی جاتی ہیں، کی طرف منتقل ہو سکتے ہیں، وہ ایسا نہیں کرتے کیونکہ موجودہ مراعات اور پالیسی کا مرکزِ نگاہ بڑی فصلیں ہیں۔[48]

آخراً، فارم تا مارکیٹ کمزور روابط بھی قیمت کے دباؤ میں اضافہ کرتے ہیں۔ مناسب ذخیرے اور نقل و حمل کی عدم موجودگی میں، جیسے کولڈ سٹور یج چین، فصل کا ضیاع زیادہ ہوتا ہے، جس کی لاگت صارفین کی طرف سے ادا کی جانے والی قیمت میں شامل ہوتی ہے۔ مزید بر آں، بازار کے ایجنٹ سبزیوں اور پھلوں کے کاشتکاروں کا استحصال کرتے ہیں، خاص طور پر کٹائی سے پہلے کے ٹھیکیدار جن کا نقد مارجن خردہ قیمت کے تقریباً ایک تہائی کے برابر ہوتا ہے۔ بہترین روایات کے برعکس، پاکستان کے زرعی شعبے کی سپلائی چین میں آڑھتیوں کی لگنے والی طویل قطار کا مطلب یہ ہے کہ صارفین کو مہنگی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ مشکوک تجارتی روایات اور تاجروں کی ملی بھگت کے ثبوت بھی ہیں، جو مسابقتی قیمتوں کو بگاڑتے ہیں۔[49]

انتظامی قیمتیں: توانائی

پاکستان میں قیمتوں کے انتظام اور ضوابط کی وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی پالیسیاں بھی کئی شعبوں، جیسے ادویہ سازی، ڈیری، اور گوشت اس کے ساتھ ساتھ زرعی پیداوار میں بھی مہنگائی کے بنیادی دباؤ میں حصہ ڈال رہی ہیں، جہاں وقفے وقفے سے خردہ قیمت کی ضابطہ کاری پر توجہ دی جاتی ہے۔ ایک طرف، جب قیمتوں پر نظر ثانی ناگزیر ہو جاتی ہے تو نتیجتاً قیمتوں میں بہ سرعت تبدیلی ہوتی ہے۔ دوسری جانب، قیمتوں کی حد بندی موثر پیداوار، ذخیرہ کاری اور تقسیم کاری کے حوالے سے سرمایہ کاری کی حوصلہ شکنی کرتی ہے جس سے درمیانی تا طویل مدت میں

[45] تحقیقوں سے پتہ چلتا ہے کہ گندم کی خریداری کے حجم میں کمی سے گندم کی قیمت اور رسد کے استحکام پر سمجھوتہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جس کا انتظام تجارتی کشادگی اور قیمتوں کی لاگتی تحدید کے ذریعے کیا جا سکتا ہے جس میں نرخوں میں کمی بیشی کے قواعد بروئے کار لاتے ہوئے کم از کم اور زیادہ سے زیادہ عالمی قیمتوں کی پیروی کی جاتی ہے۔ ماخذ: احمد، ایس۔ اے۔ اور گوتم، ایم۔ (2013ء)

[46] ڈبلیو بی (2022ء)؛ احمد، ایس۔ اے۔ اور گوتم، ایم۔ (2013ء)؛ اے۔ ڈبلیو۔ رانا (2020ء)۔

[47] احمد، ایس۔ اے۔ اور گوتم، ایم۔ (2013ء)؛ ڈبلیو۔ بی (2022ء)؛ ڈبلیو۔ بی۔ (2023ء)۔

[48] اسٹیٹ بینک (2022ء)ب؛ اسٹیٹ بینک (2019ء)؛ یو ایس ڈی اے (2022ء)۔

[49] اے۔ خالد اور صباحت (2020ء)؛ غفور، اے و دیگر (2022ء)؛ اعجاز، این۔ اور احمد، ایم۔ (2017ء)؛ ہارسٹ، اے۔ اور واٹکنز، ایس۔ (2022ء)؛ ڈبلیو بی (2022ء)

شکل 6.14: وفاقی زرِاعانت کے رجحانات

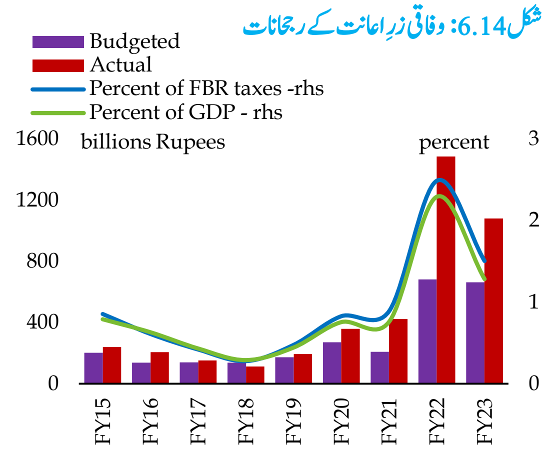

Source: Ministry of Finance

مسابقت بڑھانے اور قیمتیں کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ توانائی، پاکستان کا وہ واحد شعبہ ہے جہاں انتظامی قیمتیں اور دیگر ضوابطی چیلنجز بلند مہنگائی کے لیے ایک بڑا اساختی عامل ثابت ہوتے ہیں۔[50]

توانائی کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ہمراہ، وقت گذرنے ساتھ ساتھ معیشتوں کی مہنگائی میں فرق کی وضاحت کرنے میں توانائی کا حصہ بڑھ گیا ہے۔ یہ صرف اس لیے نہیں ہے کہ توانائی کی لاگت اس سے پیدا ہونے والی اشیا اور خدمات کی لاگتوں کو بڑھاتی ہے، بلکہ اس لیے بھی کہ توانائی کی بلند لاگت مہنگائی کی توقعات پر مثبت اثر ڈالتی ہے۔[51] پاکستان میں توانائی کی قیمتوں کا، غذائی اور قوزی مہنگائی کے بعد، عمومی مہنگائی کے اشاریے میں تیسرا سب سے بڑا براہ راست حصہ ہے۔ تاہم، یہ خام مال کے اخراجات، جیسے بجلی اور ٹرانسپورٹ کے ذریعے غذائی اور قوزی اجزا دونوں میں اپنا حصہ ڈالتی ہے۔[52] توانائی کی درآمدات کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ہمراہ، توانائی کے شعبے میں بہت سے پالیسی اور ساختی چیلنجز — بجلی اور گیس دونوں — مخصوص ملکی خصوصیات کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں، جو پاکستان میں مہنگائی کے دباؤ کو بڑھا رہے ہیں۔

شکل 6.15: مہنگائی* بلحاظِ تجارتی کشادگی

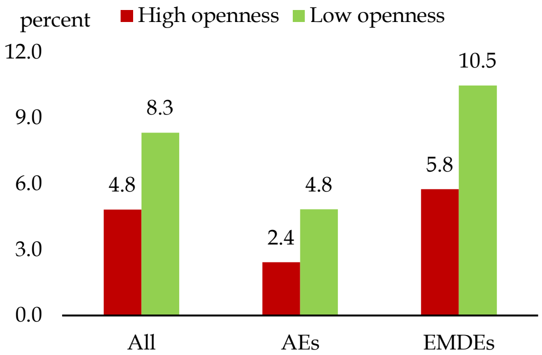

*median inflation for the period (1970-2017).
Source: Ha, J. et al. (2019)

یہ پالیسی اور ضوابطی چیلنجز مہنگائی پر مختلف ذرائع سے اثر انداز ہوتے ہیں، جیسے بے ہدف زرِاعانت اور قیمت بندی کی صوابدیدی پالیسی، جس کا تذکرہ مالیاتی پالیسی کے پچھلے ذیلی سیکشن میں ہے۔ یہ ذیلی سیکشن رسدی رکاوٹوں اور پالیسی چیلنجوں پر روشنی ڈالتا ہے، جو کئی برسوں سے توانائی اور گیس دونوں شعبوں میں توانائی کے مجموعی مہنگے نرخوں اور رسدی کمی میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔[53]

بجلی:

بجلی کے شعبے کے حوالے سے، پالیسی عوامل، بجلی سازی میں خامیاں، ترسیلی رکاوٹیں، اور موثر پلانٹس کا استعداد سے کم استعمال نرخوں میں اضافے کا سبب بن رہے ہیں۔ مثلاً، بجلی پالیسی 'خریدو یا مجموعی ادائیگی کرو' کے قیمت بندی ماڈل میں بجلی کے نرخوں کے ساتھ کیپسٹی پرچیز پرائس بھی شامل ہوتی ہے، جس میں متعین لاگتیں شامل ہوتی ہیں، جیسے بجلی کے اخراج کے لیے اراضی اور انفراسٹرکچر، قرضہ واپسی کے چارجز؛ اور ایکویٹی پر ڈالروں میں نفع کی ضمانت۔ ڈالر کے ساتھ ساتھ، کیپسٹی پرچیز پرائس کے مختلف اجزا کے متعدد دیگر عوامل

[50] نذر، این۔ (2021ء)؛ کو گلمین، ایم و دیگر۔ (2015ء)؛ خان، یو و دیگر (2021ء)
[51] عباس، ایچ و دیگر۔ (2015ء)
[52] مثلاً، ٹرانسپورٹ کا شعبہ پیٹرولیم مصنوعات کا سب سے بڑا صارف ہے جس میں ڈیزل اور پیٹرول کی بہت بلند اور غیر لچکدار طلب کے باعث ملک میں مہنگائی کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ ماخذ: ایم عمر (2018ء)
[53] نیپرا (2023ء)؛ سی ڈی پی آر (2015ء)

کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، جیسے ملکی شرح سود، غیر ملکی شرح سود، ملکی مہنگائی، غیر ملکی مہنگائی۔ ان حسابات کا سہ ماہی بنیادوں پر جائزہ لیا جاتا ہے اور پھر ان میں ردّوبدل کیا جاتا ہے۔[54]

کیپیسٹی ادائیگیوں میں پوری پیداواری استعداد کی قیمت وصول کی جاتی ہے، قطع نظر اس کے کہ کتنی بجلی پیدا اور فروخت کی گئی، جس سے فی یونٹ قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔[55] یہ مسئلہ شرح مبادلہ میں کمی، عالمی اور ملکی سودی شرحوں میں اضافے، اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کے وقت اور زیادہ سنگین ہو جاتا ہے، حالیہ برسوں میں یہی رجحان رہا ہے۔

مزید برآں، بجلی کی ترسیل کا ناکافی اور بوجھل نظام بھی بلند کیپیسٹی ادائیگیوں میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح، ایسی نظیریں موجود ہیں جب موثر پاور پلانٹس[56] کی میرٹ آرڈر لسٹ پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

شکل 6.16: نرخوں کی اطلاقی شرحوں کا رجحان

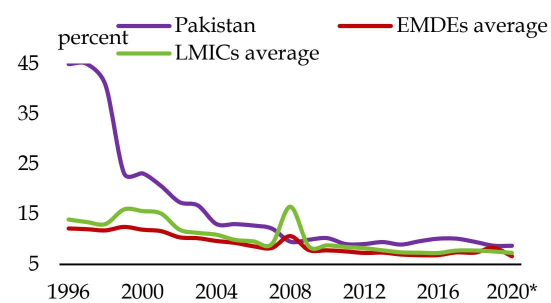

Note: Missing data values are assumed to have remained unchanged at previous period's level. *Latest available data.

Source: World Bank

صارفین کم موثر پلانٹس سے پیدا کردہ مہنگے یونٹس کی ادائیگی کرتے ہیں، جس میں موثر پلانٹس کی غیر استعمال شدہ استعداد کے عوض ادا کیے جانے والے کیپیسٹی چارجز بھی شامل ہیں۔[57]

اس کے ہمراہ، بجلی کی بار بار بندش کی وجہ سے، کاروباری ادارے مہنگے متبادل کا سہارا لیتے ہیں، جیسے پیٹرول، ڈیزل یا آر ایل این جی کے ذریعے بجلی پیدا کرنا۔[58] اگرچہ بجلی کی اس طرح کی نجی پیداوار کی لاگت کو قومی مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت سے براہ راست معلوم نہیں کیا جاتا ہے، تاہم یہ اشیا اور خدمات کی لاگت میں حصہ ڈالتی ہے اور بالآخر مہنگائی کے دباؤ میں اضافے کی وجہ بنتی ہے۔

گیس:

گیس کے شعبے میں، قیمتوں اور استعمال دونوں کے نقطۂ نظر سے نامناسب اور صوابدیدی پالیسی ایک دیرینہ مسئلہ بنا رہا ہے۔ گھریلو صارفین کے لیے نرخ صنعتی، بجلی گھروں اور کمرشل صارفین کی نسبت بہت کم رکھے گئے ہیں۔ مالی سال 22ء میں گھریلو صارفین، جن کا گیس کی کُل کھپت میں تقریباً 23 فیصد حصہ تھا، کو گیس کی فراہمی میں تجارتی اور صنعتی پیداکنندگان پر ترجیح دی گئی۔[59] اس کا دو جہتی اثر ہوا ہے، ایک طرف، قیمت بندی کی پالیسی تجارتی اور صنعتی صارفین کی طرف سے ادا کی جانے والی گیس کی قیمت میں اضافہ کرتی ہے جس کا اثر اشیا اور خدمات کی خردہ قیمتوں پر منتقل ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف، قیمت بندی پالیسی کے ساتھ ساتھ[60] خصوصاً گھریلو صارفین کی جانب سے گیس کا ترجیحی اور غیر موثر استعمال گیس کے ملکی ذخائر میں تیزی سے کمی پر منتج ہوا۔

[54] "منصوبے کی کارروائیوں کی مدت میں، مقامی مہنگائی، غیر ملکی مہنگائی، شرح مبادلہ کی تبدیلیاں اور شرح سود میں تبدیلیوں کے لیے سہ ماہی ردّوبدل / اشاریے ہر سال تازہ ترین بنیادوں پر یکم جولائی، یکم اکتوبر، یکم جنوری اور یکم اپریل کو مرتب کیے جائیں گے، جو پاکستان دفترِ شماریات کی طرف سے اعلان کردہ صارف اشاریہ قیمت، امریکی دفتر برائے لیبر شماریات کے جاری کردہ امریکی صارف اشاریہ قیمت کے حوالے سے اور نیشنل بینک آف پاکستان سے جاری شدہ غیر ملکی کرنسی (ڈالر، برطانوی پاؤنڈ، یورو اور جاپانی ین) کی قیمتِ فروخت دستیاب تاریخ پر جاری ہوں گی۔" ماخذ: وزارتِ پانی و بجلی (2015ء)

[55] نیپرا (2023ء)

[56] پاور جنریشن پلانٹس کی کارکردگی ترتیب وار درج ہے۔

[57] اسٹیٹ بینک (2019ء)؛ نیپرا (2022ء)؛ نیپرا (2023ء)

[58] نیپرا (2023ء)

[59] سی ڈی پی آر (2015ء)

[60] مثلاً، گیس گیزر کا ہر جگہ استعمال جن کی کارکردگی صرف 30 فیصد ہے۔ ٹرانسپورٹ سیکٹر کے لیے گیس مختص کرنے کی اب متروکہ پالیسی غیر موثر استعمال کی ایک اور نظیر ہے۔ گیس کے موثر استعمال سے ممکنہ طور پر 20 فیصد تک گیس کے وسائل بچائے جاسکتے ہیں۔ سی ڈی پی آر (2015ء)

شکل 6.17: پاکستان میں مہنگائی اور لیبر کی پیداواریت کا ربط

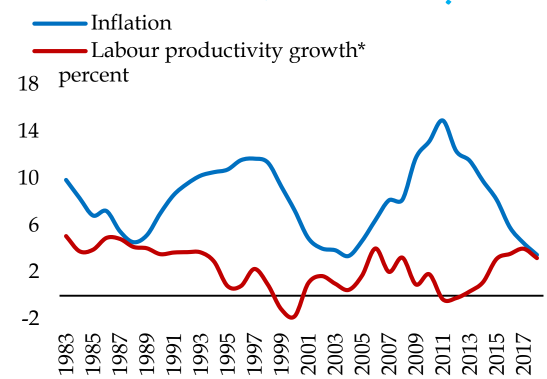

*3-year moving average
Source: World Bank

پاکستان نے 2015ء کے دوران طلب و رسد کا بڑھتا ہوا فرق پورا کرنے کے لیے، ایل این جی کی درآمد شروع کی تھی۔ تاہم، بہترین بین الاقوامی روایات کے برعکس، پاکستان نے تجارتی، صنعتی اور دیگر بڑے صارفین کو مہنگی گیس فراہم کرکے گھریلو صارفین کو زرِ اعانت دینے کی پالیسی کے سبب، گھریلو اور درآمدی گیس کی قیمتوں کو یکجا کرنے کے بارے میں پالیسی سازی نہیں کی۔ نتیجتاً، اشیا اور خدمات کے پیداکنندگان اِس سے کہیں زیادہ نرخ ادا کررہے تھے جو وہ اُس وقت ادا کرتے کہ اگر پاکستانی گیس کی قیمت کی پالیسی گیس کی بہ وزن اوسط قیمت پر متعین کی جاتی۔[61]

آبادی

مہنگائی پر آبادی کا اثر ایک مجموعی اور سست عمل سمجھا جاتا ہے، جس کے طویل مدت میں گہرے اثرات ہوتے ہیں۔[62] اس کا اثر مہنگائی کی شرح میں کمی اور اضافہ دونوں ہوسکتے ہیں۔ اس اثر کی متضاد نوعیت کئی عوامل سے منسلک ہے، جن میں سب سے اہم آبادی کی ساخت ہے۔ بالخصوص، کسی ملک کی آبادی کے انحصار کے تناسب کی نوعیت اور حد — نوجوانوں (15 سال سے کم عمر) اور بوڑھی آبادی (64 سال سے زائد) کا کل آبادی کا تناسب — مہنگائی کے نتائج کو متاثر کرتی ہے۔

مجموعی طلب و رسد وہ بنیادی ذرائع ہیں جن کے ذریعے آبادیاتی ساخت مہنگائی کو متاثر کرتی ہے۔ آبادی کے نوعمر افراد اور بوڑھے دونوں کارکن فراہم کیے بغیر مجموعی طلب میں حصہ ڈالتے ہیں اور یوں مجموعی رسد میں ان کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ تاہم، انحصار کا بلند تناسب متعدد عوامل پر منحصر ہے جیسے متوقع عمر، فی کس آمدنی میں اضافہ، اور بچت کی سطح، بڑھاپے کے انحصار کے بلند تناسب کی موجودگی میں یہ مہنگائی کی شرح میں کمی، اور جب نوعمر افراد کے باعث انحصار کا تناسب بلند ہو تو یہ مہنگائی بڑھانے کا سبب بنتا ہے۔[63]

بوڑھے افراد کے انحصار کا بلند تناسب مہنگائی کی شرح میں کمی کا سبب بنتا ہے، کیونکہ وہ زیرِ کفالت نوعمر افراد کی نسبت کم صَرف کا باعث ہوتے ہیں، اور وہ عموماً دورانِ حیات، بالخصوص درمیانی عمر میں کچھ بچت بھی کرتے ہیں۔ درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد–40 تا 64 سال کی عمر میں–مہنگائی کی شرح میں کمی کا سبب بنتے ہیں، کیونکہ ان کی حیثیت خالص بچت کنندگان کی ہوتی ہے، یعنی ان کی آمدنی ان کے صَرف سے زیادہ ہوتی ہے۔ دورانِ حیات بچت کا عروج بھی عموماً عمر کے اسی حصے میں ہوتا ہے۔[64]

مزید برآں، اگر متوقع عمر زیادہ ہو تو درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد ریٹائرمنٹ کے بعد کے لیے بچت کرتے ہیں۔ یہ سال جتنے کم ہوں گے، اتنے ہی کم افراد اپنے مستقبل کے صَرف کے لیے بچت کرنے کا انتخاب کریں گے۔ عام طور پر عمر رسیدہ درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد اور بوڑھے اشخاص دونوں کی بچتیں محفوظ اثاثوں کی شکل میں ہوتی ہیں، جیسے بانڈز، بالخصوص سرکاری بانڈز، نہ کہ پُرخطر اثاثوں جیسے رئیل اسٹیٹ یا حصص میں۔ اس کے برعکس، زیرِ کفالت نوعمر افراد کا بلند تناسب پست بچتوں کا باعث بنتا ہے، کیونکہ ان کی حیثیت خالص صارف کی ہوتی، جبکہ یہ امر براہِ راست ٹیکس دہندگان کی تعداد میں کمی کا سبب بن کر مالیاتی خسارے کے حجم کو بھی بڑھا سکتا ہے۔[65]

[61] 2022ء میں، حکومت نے گیس کی وزنی اوسط لاگت کے لیے ایک بل منظور کیا، جس کے تحت تمام ذرائع سے گیس کی قیمت وزنی اوسط لاگت کی بنیاد پر مقرر کی جانی تھی۔ تاہم ابھی تک اس بل پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے۔

[62] ہان، جی۔ (2022ء)

[63] لی، جے۔ و دیگر۔ (2014ء)؛ ہان، جی۔ (2022ء)

[64] جعفری، اے۔ اے۔ و دیگر۔ (2016ء)؛ ہیمر، بی و دیگر؛ نایاب ڈی اور صدیقی، او۔ (2022ء)

[65] اینڈرسن، ڈی و دیگر (2014ء)؛ لنڈ، ٹی۔ اور مالمبرگ، بی (2000ء)؛ کاتاگری، ایم و دیگر (2014ء)

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

شکل 6.18: درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کا کُل آبادی میں حصہ

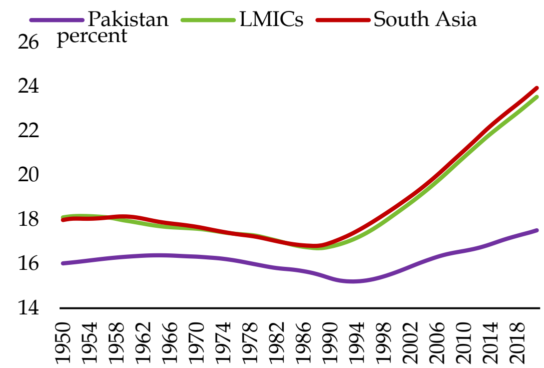

Sources: SBP Staff Calculations, United Nations Population Division

آبادی اور مہنگائی کے انقطاع پر بیشتر تحقیق کی توجہ ترقی یافتہ معیشتوں پر مرکوز رہی ہے۔ مثال کے طور پر، ابتداً، محققین نے جاپان پر تحقیق کی، جو تیزی سے عمر پذیر ترقی یافتہ پہلی معیشتوں میں سے ایک ہے، اس کے بعد کچھ یورپی معیشتوں پر تحقیق کی گئی۔ زیادہ حالیہ مطالعات میں ابھرتی ہوئی معیشتوں، جیسے چین، چلی اور میکسیکو پر توجہ مرکوز کی گئی۔[66] جعفری و دیگر (2016ء) کے علاوہ اس تعلق کے حوالے سے پاکستان پر تحقیق بہت کم ہے۔ 1988ء تا 2014ء کے اعداد و شمار کی بنیاد پر، مقالے سے یہ نتائج اخذ کیے گئے کہ پاکستان میں آبادی بڑھنے سے مہنگائی میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد میں اضافہ مہنگائی میں کمی سبب بنتا ہے۔

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں پر تحقیق کا بنیادی پیغام یہ ہے: بوڑھے افراد کے انحصار کا بلند تناسب اگر بڑھتی ہوئی متوقع عمر کی بلند سطح اور بچت کی بلند سطح کے ہمراہ ہو تو مہنگائی کی شرح میں کمی کا باعث بنتا ہے۔ اس کے برعکس، جب زیرِ کفالت نوعمر افراد کی تعداد زیادہ ہو؛ متوقع عمر کم ہو؛ اور بچت کی سطح پست ہو تو آبادی میں انحصار کا بلند تناسب مہنگائی کا سبب بنتا ہے۔ زندگی کی توقع کم ہے؛ اور بچت کی سطح کم ہے۔ ان تمام پیمانوں پر پاکستان کی کارکردگی اچھی نہیں ہے۔

اپنے ہم سر ممالک کے اعتبار سے پاکستان میں درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی تعداد اس کی مجموعی آبادی سے نسبتاً کم ہے۔ (**شکل 6.18**)۔ اگرچہ پاکستان میں درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی نمو ملکی آبادی میں نمو[67] کا خالص ہے، جو 90 کی دہائی کے دوران بڑھی، تاہم یہ پچھلے 20 برس سے جمود کا شکار ہے اور ہم سر معیشتوں سے نسبتاً کم ہے (**شکل 6.19**)۔ اسی موقع پر، آبادیاتی شرح افزائش کی بلند شرح (**شکل 6.20 الف، ب اور ج**)[68] کے سبب زیر کفالت نوعمر افراد کا تناسب بلند ہے۔ اسی طرح، وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ متوقع عمر بڑھ کر 66 سال تک پہنچ چکی ہے، لیکن ترقی یافتہ معیشتوں کی 80 سال پر محیط متوقع عمر کی نسبت یہ خاصی کم ہے، جس کے باعث مہنگائی کے دباؤ میں کمی دیکھی گئی۔

شکل 6.19: درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی نمو اور کُل آبادی میں فرق

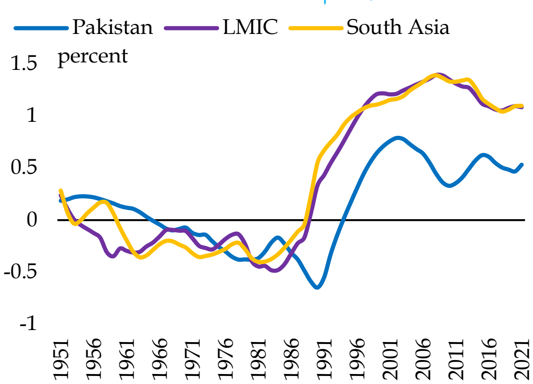

Sources: SBP Staff Calculations, United Nations Population Division

نتیجتاً، پاکستان میں متوقع عمر میں کمی کا خسارہ، جس سے مراد صَرف منہا کرکے بچنے والی آمدنی ہے، 29 سال کی عمر تک برقرار رہتا ہے۔ اس کا موازنہ 10 یورپی ممالک کے نمونے میں کم از کم 23 برس (فرانس) اور زیادہ سے زیادہ برس 27 (اٹلی) سے کیا جاتا ہے۔ نیشنل ٹرانسفر اکاؤنٹس پر تحقیق سے اخذ شدہ شواہد، جو نسل در نسل معیشت کا تخمینہ لگاتے ہیں، سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں نہ صرف بچت کی عمر بہت بعد میں شروع ہوتی ہے، بلکہ یہ دوسرے ممالک کے مقابلے میں بہت پہلے ختم بھی ہو جاتی ہے۔ مزید بر آں، کام کاج کرنے والوں کی

[66] یوبیکا، ای و دیگر (2017ء)؛ برونیاٹوسکا، پی۔ (2019ء)؛ ہان، جی۔ (2022ء)

[67] مفروضے کے طور پر، آبادی کی نمو میں سے درمیانی عمر کے کام کرنے والے افراد کی مثبت نمو مہنگائی کی شرح میں کمی کا دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ ماخذ: جعفری، اے۔ اے۔ و دیگر (2016ء)

[68] اسٹیٹ بینک (2021)۔

عمر کی آبادی، دوسرے ممالک سے نسبتاً کم بچت کرتی ہے، جس سے پست پیداواریت یا لیبر مارکیٹ کے نقائص کی نشاندہی ہوتی ہے۔[69] یہ حالات طویل مدتی مہنگائی کے دباؤ کو جاری رکھ سکتے ہیں۔

6.4 اختتامی کلمات

مہنگائی کا تعین کرنے والے مختلف عوامل، جیسے اجناس کی عالمی قیمتیں اور مالیاتی پالیسی، اور وہ ساختی مسائل جنہیں قیمتوں میں پائیدار استحکام کے حصول کے لیے حل کرنے کی ضرورت ہے، ان کی اہمیت سے قطع نظر، زری پالیسی کا کردار بنیادی ہے، کیونکہ رسدِ زر اور گرانی کی توقعات کا مہنگائی میں اہم حصہ ہوتا ہے۔ پالیسی ریٹ میں ردّوبدل کے حجم اور اس کے نتیجے میں معاشی لاگت کو دیرینہ پالیسی اور ساختی چیلنجوں سے نمٹ کر کافی حد تک کم کیا جاسکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کے حالیہ دور میں طلبی دباؤ پر قابو پانے اور مہنگائی کی بے قابو توقعات کی روک تھام کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بہت سے محتاطیہ اقدامات کے ساتھ ساتھ، مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے دوران مجموعی طور پر پالیسی ریٹ میں 1500 بیسز پوائنٹس کا اضافہ کیا۔ مالی سال 23ء کے جون سے پالیسی ریٹ کو 22 فیصد پر برقرار رکھا ہوا ہے، کیونکہ دیرینہ ساختی مسائل کے پس منظر میں، توانائی کی انتظامی قیمتوں میں ردوبدل نے مہنگائی کے نتائج پر اثر انداز ہونا جاری رکھا۔ مالیاتی سختی کے نتیجے میں، تھوڑی بہت مالیاتی یکجائی، اجناس کی پست عالمی قیمتوں، اور ملکی فصلوں کی پیداوار میں بہتری کے طفیل، مہنگائی بلحاظِ صارف اشاریہ قیمت مئی 2023ء کی 38 فیصد کی بلند ترین سطح سے کم ہو کر دسمبر 2023ء میں 29.7 فیصد پر آگیا، جبکہ قوزی مہنگائی بھی بتدریج کم ہونا شروع ہو گئی ہے۔

اگرچہ اسٹیٹ بینک، جب اور جیسے ضرورت ہو، مہنگائی کی توقعات اور دورِ ثانی کے رسدی دھچکوں کے اثرات پر قابو پانا جاری رکھے گا، مالی سال 25ء کے اختتام تک 5 تا 7 فیصد کی درمیانی مدت کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے مزید مالیاتی یکجائی اور غیر یقینی صورتِ حال میں کمی ناگزیر ہے۔ مزید برآں، غیر زری ذرائع اور ان سے پیدا ہونے والی زدپذیری کے باعث مہنگائی کے دباؤ کی شدت اور پے در پے نوعیت کے پیش نظر، پالیسی اور ساختی چیلنجز کو ایک ضروری امر کے طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مہنگائی کی شرح میں طویل مدتی کمی کی رجحان سازی اور پست اور مستحکم مہنگائی کے پائیدار بنیادوں پر حصول کی غرض سے ایک سازگار ماحول پیدا کیا جاسکے۔

حکومت کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مہنگائی کی توقعات پر مؤثر طریقے سے قابو پانے کے لیے مہنگائی کے ہدف کا تعین اسٹیٹ بینک کی مشاورت سے کرے، جیسے دوسرے ملکوں کینیڈا، بھارت اور برطانیہ میں حکومت اور مرکزی بینک کے درمیان مشترکہ معاہدوں کی روایت ہے۔ اس سے یہ بھی ضروری ہو گیا ہے کہ

شکل 6.20 الف: انحصار کا تناسب – مجموعی

شکل 6.20 ب: انحصار کا تناسب – نو عمر افراد میں

شکل 6.20 ج: انحصار کا تناسب – بوڑھوں میں

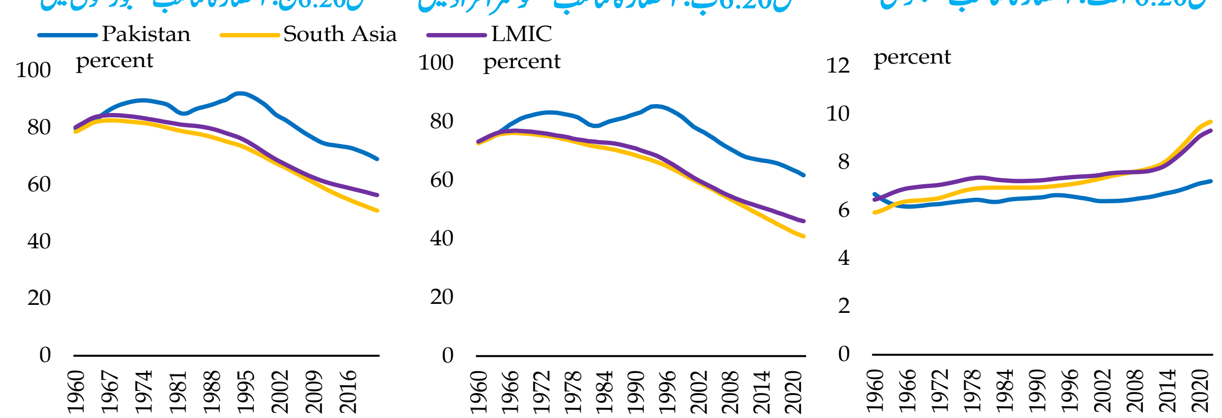

Source: World Bank

[69] ہیمر، بی۔ و دیگر (2014ء)؛ نایاب، ڈی اور کنول، این (2023ء)؛ نایاب، ڈی۔ اور صدیقی، او۔ (2020ء)

منصوبہ بند مالیاتی پالیسیوں سے انحراف، بشمول انتظامی قیمتوں کی ترتیب، زری پالیسی کی ساکھ متاثر کرنے اور طویل مدتی مہنگائی کی توقعات بڑھانے کی روک تھام کے لیے واضح حجم کا حامل اور نہ ہی اہم موقع پر وقوع پذیر ہوا۔

اس کے ساتھ ساتھ، زراعت اور توانائی کے شعبوں میں اصلاحات رسدی رکاوٹیں اور نقائص، اور قیمتوں پر ان کے اثرات کے مسائل حل کرنے کے لیے اشد ضروری ہیں۔ قیمتوں کے انتظام کی پالیسی میں نرمی لانا اور قیمتوں پر تحدید کو ختم کرنا بھی ناگزیر ہے تاکہ درمیانی تا طویل مدت میں مسابقت میں اضافہ ہو اور یوں مہنگائی کے دباؤ کمی آسکے۔ مزید برآں، اگرچہ رسد بہتر بنانے اور فی یونٹ لاگت کم کرنے کے لیے پیداواری نمو کی ضرورت ہے، تاہم طویل مدت میں بنیادی طلبی دباؤ گھٹانے کے لیے آبادی میں اضافے کی رفتار میں بڑی حد تک کمی بھی درکار ہے۔

ان چیلنجوں کے وسیع دائرہ کار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، پاکستان میں بلند مہنگائی کا طویل مدتی رجحان کم کرنے کے لیے مستقل کوششوں کے طور پر، وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں، اور اداروں کی جانب سے ایک جامع حکومتی لائحہ عمل اپنایا جانا ضروری ہے، جس کی عدم موجودگی سے مہنگائی پست اور مستحکم رکھنے کے واحد ذریعہ کے طور پر زری پالیسی پر اضافی بوجھ پڑنے کا خطرہ ہے۔ ساختی کمزوریاں دور کرنے کے لیے اصلاحات سے زری پالیسی مزید موثر اور اثرانگیز ہوجائے گی۔ مزید برآں، جس طرح پچھلے سیکشنز میں مختلف مواقع پر متنبہ کیا گیا ہے کہ ملک میں مہنگائی کے تحرکات کی اجتماعی اور تازہ ترین تفہیم میں فرق موجود ہے، جسے دور کرنے کے لیے اہلِ علم، حکومتی اداروں اور پالیسی تحقیق کے اداروں کی مشترکہ کاوشوں کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات:

عباس، ایچ و دیگر (2015ء)۔ ایک ترقی پذیر ملک میں مہنگائی کی توقع اور معاشی تصور، صارفین کے اعتماد کے سروے کا مسودہ، اسٹیٹ بینک

عبداللہ، ایم اینڈ کلیم، آر (2012ء)۔ پاکستان میں غذائی مہنگائی کا مشاہداتی تجزیہ، ورلڈ اپلائیڈ سائنسز جرنل، جلد۔16، نمبر7، صفحہ 939-933

افضل، ایم و دیگر (2013ء)۔ پاکستان میں کشادگی، مہنگائی اور ترقی کا تعلق: اے آر ڈی ایل باؤنڈز ٹیسٹنگ اپروچ کا اطلاق، پاکستان اکنامک اینڈ سوشل ریویو، شمارہ 51، نمبر1، صفحہ 53-13

احمد، ایس و دیگر۔ (2016ء)۔ ترقی پذیر معیشت کے کاروباری چکروں کی وضاحت میں زر کا کردار: پاکستان کا کیس، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز، نمبر 74، اسٹیٹ بینک

احمد، ای اور علی، ایس اے (1999ء)۔ شرح مبادلہ اور مہنگائی کی حرکیات، جلد۔38، شمارہ نمبر3، صفحہ 251-235، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو

احمد، ایف و دیگر۔ (2013ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کے عوامل: شماریاتی و معاشی تجزیہ، یوزنگ جوہانسن کوانٹیگریشن اپروچ، یورپی جرنل آف بزنس اینڈ مینجمنٹ، جِلد5، نمبر13

احمد، کیو ایم و دیگر۔ (2014ء)۔ پاکستان میں حالیہ مہنگائی کے عوامل: نظر ثانی، پاکستان جرنل آف کامرس اینڈ سوشل سائنسز، جلد۔8، نمبر1، صفحہ 170-184

احمد، ایس اے اور گوتم، ایم (2013ء)۔ زراعت اور پانی کی پالیسی: پائیدار جامع ترقی کی طرف، پاکستان پر عالمی بینک کی پالیسی پیپر سیریز، جلد 1، نمبر PK 16/12، عالمی بینک

آئزن، اے اور ویگا ایف جے (2006ء)۔ کیا سیاسی عدم استحکام مہنگائی میں اضافے کا باعث بنتا ہے؟ ایک پینل ڈیٹا اینالیسس، جرنل آف منی، کریڈٹ اور بینکنگ، جلد۔38، شمارہ نمبر5، صفحہ 1389-1379

البریزیو، ایس و دیگر (2023ء)۔ توقعات کا انتظام: عالمی اقتصادی منظر نامے میں مہنگائی اور مالیاتی پالیسی: نیویگیٹنگ گلوبل ڈائیور جنس رپورٹ، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، واشنگٹن۔ ڈی سی

البریزیو، ایس اور بلوڈارن (2023ء)۔ مہنگائی کی توقعات کا انتظام معیشتوں کے استحکام حاصل کرنے میں کس طرح مددگار ثابت ہوتا ہے، یہاں دستیاب ہے: https://www.imf.org/en/Blogs/Articles/2023/10/04/how-managing-inflation-expectations-can-help-economies-achieve-a-softer-landing#:~:text=Inflation, IMF بلاگ، بمطابق 05 جنوری 2024ء۔

علی، کے اور خالد، ایم (2019ء)۔ مالیاتی خسارے کی مالکاری کے ذرائع اور مہنگائی پر ان کے اثرات: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 58، شمارہ 1، صفحہ 43-27

علی، ایم جی و دیگر۔ (2015ء)۔ قوزی مہنگائی کی بنیاد کیا ہے؟ پاکستان میں قوزی مہنگائی کے عوامل کی شناخت کے لیے ایک مشاہداتی تجزیہ، جلد۔10، شمارہ نمبر 1، آئی بی اے بزنس ریویو

علی، ایس او (2011ء)۔ بجلی، نفع اور مہنگائی: پاکستان میں مہنگائی اور اثرات پر تحقیق۔ ایس بی پی ورکنگ پیپر نمبر 42، اسٹیٹ بینک

امجد، آر اور اویس، این (2016ء)، پاکستان کی پیداواری کارکردگی اور ٹی ایف پی رجحانات، 1980ء-2015ء: حقیقی تشویش کی وجہ، دی لاہور جرنل آف اکنامکس، شمارہ۔21، صفحہ 63-33

اینڈرسن، ڈی و دیگر (2014ء)۔ کیا جاپانی آبادی کا بوڑھا ہونا مہنگائی کی شرح میں کمی کا باعث بنتا ہے؟ آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر 2014/139، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

عاربی، ایم ایف اور غوری ایس پی (2016ء)۔ تھوک اشاریہ قیمت اور صارف اشاریہ قیمت کے درمیان تعلق، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹ 16/3، اسٹیٹ بینک

عاربی، ایم ایف اور علی اے (2017ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کی مخصوص حد۔ اسٹیٹ بینک ریسرچ بلیٹن جلد۔13، نمبر 1، اسٹیٹ بینک

آرون، جے اور میول باؤر، جے (2007ء)۔ مہنگائی کی حرکیات اور تجارتی کشادگی: جنوبی افریقہ پر اطلاق کے ساتھ، ورکنگ پیپر، سینٹر فار دی اسٹڈیز آف افریقی افیئرز، یونیورسٹی آف آکسفورڈ

اشرا، ایس (2002ء)۔ مہنگائی اور کشادگی: منتخب ترقی پذیر معیشتوں پر تحقیق، ورکنگ پیپر نمبر 84، بین الاقوامی اقتصادی تعلقات پر انڈین کونسل فار ریسرچ

بیک مین، جے و دیگر (2022ء)۔ مہنگائی کی توقعات: کوئی وڈیس؟ مانیٹری ڈائیلاگ پیپرز، یورپی پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے اقتصادی اور مالیاتی امور (ECON)

برنانکے، بی (2013ء)۔ مواصلات اور زری پالیسی: نیشنل اکانومسٹ کلب کے سالانہ عشائیہ میں ایک تقریر، یہاں دستیاب ہے: www.federalreserve.gov/newsevents/speech/bernanke20131119a.htm، 03 جنوری 2024 کو رسائی

بھنڈیا، اے (2002ء)۔ جنوبی افریقہ میں شرح مبادلہ کے ترسیلی اثرات کی تجرباتی تحقیقات، آئی ایم ایف ورکنگ پیپر نمبر 2002/165، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

بوبیکا ای و دیگر (2017ء)۔ ڈیموگرافکس اور مہنگائی، ای سی بی ورکنگ پیپر 2006، یورپی مرکزی بینک

بی او ای (2023ء)، مانیٹری پالیسی رپورٹ، بینک آف کینیڈا، www.bankofcanada.ca/wp-

content/uploads/2023/10/mpr-2023-10-25.pdf پر دستیاب ہے۔ 6 فروری 2024 کو رسائی ہوئی۔

بی او ای (2019ء) زری پالیسی رپورٹ، بینک آف انگلینڈ
www.bankofengland.co.uk/-media/boe/files/monetary-policy-/report/2019/november/monetary-policy-report-november-2019.pdf پر دستیاب ہے۔ بمطابق 6 فروری 2024ء۔

بوکل، ایم اور شملپفیننگ، اے (2005)۔ پاکستان میں مہنگائی کی پیشن گوئی کی تین کوششیں، IMF کا ورکنگ پیپر 105/05/WP، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

برونیاٹوسکا، پی (2019ء)۔ پاپولیشن ایجنگ اینڈ انفلیشن، جرنل آف پاپولیشن ایجنگ، جلد 12، صفحہ 193-179

برنج، جے۔ اور ہریسن، الف (1985ء)۔ زر کے کردار کا تعین کرنے کے لیے عالمی مالی بحران کا تاریخی تجزیہ، جرنل آف مانیٹری اکنامکس، ایل ویئر، شمارہ 16، نمبر 1، صفحہ 45 تا 54

کیمپیلو، ایم اینڈ میرون، جے اے (1997)۔ تمام ممالک میں مہنگائی مختلف کیوں ہے؟ رومر، سی ڈی اور رومر یڈز، ڈی ایچ (ایڈز) میں پی پی 362-335۔ مہنگائی کو کم کرنا: حوصلہ افزائی اور حکمت عملی، شکاگو یونیورسٹی پریس، شکاگو

سی ڈی پی آر (2015ء)۔ گیس رپورٹ R1502، کنسور شیم فار ڈویلپمنٹ پالیسی ریسرچ

چوہدری، اے (2009ء)۔ پاکستان میں کلّی عالمی پیداواریت کی نمو: زرعی اور مینوفیکچرنگ سیکٹرز کا تجزیہ، لاہور جرنل آف اکنامکس، جلد۔ 14، صفحہ 16-1

چوہدری، یورپی یونین اور خان، ایم ایس (2002ء)۔ پاکستان میں شرح مبادلہ اور صارفین کی قیمتیں: کیا روپے کی قدر میں کمی مہنگائی ہے؟ پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 41، شمارہ 2، صفحہ 120-107۔

چوہدری، ایم اے اینڈ ایبے، کے (1999ء)۔ پاکستان اکانومی: ماضی کا رجحان، موجودہ صورتحال اور مستقبل کے امکانات، چیبا یونیورسٹی اکنامک جرنل، جلد۔ 12، شمارہ نمبر 1، صفحہ 85-49

کونکراڈ، سی (2019ء)۔ گھریلو افراد کی مہنگائی کی توقعات کے لیے معلومات اور تجربے کا کردار، ڈوئچے بنڈس بینک ڈسکشن پیپر نمبر 07/2021

کوادرا، جی اینڈ سپرزیا، ایچ (2008ء)۔ خود مختار ڈیفالٹ، شرح سود اور ابھرتی ہوئی منڈیوں میں سیاسی غیر یقینی صورتحال، جرنل آف انٹرنیشنل اکنامکس، جلد۔ 76، شمارہ نمبر 1، ستمبر 2008ء، صفحہ 88-78

ڈیو بیکر، آئی اور گورڈن، آر جے (2005ء) پیداواریت کی نمو کہاں گئی؟ مہنگائی کی حرکیات اور آمدنی کی تقسیم، NBER ورکنگ پیپر نمبر 11842

ڈوما، این (2008ء)۔ سری لنکا میں مہنگائی کے بیرونی جھٹکے سے گزرنا، IMF کا ورکنگ پیپر 78/08/WP، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

اعجاز، این اور احمد، ایم (2017ء)۔ تجارتی پالیسی کی روشنی میں زرعی مراعات میں تحریف:، عالمی بینک کی پاکستان پر ایک تحقیق

فائن، اوو دیگر (2022ء) کوچرین اور کولمین: نرخوں کی سطح کا مالیاتی نظریہ اور مہنگائی کے ادوار، اس لنک پر دستیاب ہے۔
https://blogs.cfainstitute.org/investor/2022/06/22
cochrane-and-coleman-the-fiscal-theory-of-the-/
price- level-and-inflation-episodes/ 23
بمطابق فروری 2024ء۔

غفور، اے و دیگر۔ (2022ء)۔ ہارٹی کلچر ویلیو چینز بنانا اور پاکستان میں فصل کے بعد کے نقصانات کو کم کرنا، ADB بریف نمبر 235، ایشیائی ترقیاتی بینک

گراس مین، جی ایم اینڈ ہیلپ مین، ای (1991ء)۔ عالمی معیشت میں جدت اور ترقی، کیمبرج، میساچوسٹس: ایم آئی ٹی پریس

ہا، جے و دیگر (2023ء)۔ ون اسٹاپ سورس: مہنگائی کی عالمی شماریات، جرنل آف انٹرنیشنل منی اینڈ فنانس، والیوم 137، نمبر 102896

ہا، جے و دیگر۔ (2019ء)۔ مہنگائی: تصورات، ارتقاء، اور ارتباط: الف۔ اوہن سورج و دیگر میں تعارف۔ (نظر ثانی شدہ)، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کا ارتقا، عوامل، اور پالیسیاں: عالمی بینک واشنگٹن ڈی سی

ہا، جے و دیگر۔ (2019ء)۔ ابھرتی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کا ارتقاء، عوامل، اور پالیسیاں: واشنگٹن ڈی سی، عالمی بینک

حیدر، اے اور خان، ایس یو (2007ء)۔ کیا سرکاری قرضوں میں اتار چڑھاؤ مہنگائی میں اضافے کا باعث بنتا ہے؟ پاکستان سے ثبوت، MPRA پیپر نمبر 17008

ہمیر بی و دیگر (2014ء)۔ یورپ میں عمر اور جنس کے لحاظ سے پیداواری سرگرمیاں اور معاشی انحصار: ایک کراس کنٹری موازنہ، دی جرنل آف دی اکنامکس آف ایجنگ، جلد 5

حنیف، ایم این اور بتول، آئی۔ (2006ء)۔ کشادگی اور مہنگائی: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، MPRA پیپر نمبر 10214

حنیف، ایم این اور خان، ایم ایچ (2012ء)۔ مہنگائی کو بڑھانے میں ڈیمانڈ اور سپلائی شاکس کا کردار: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، MPRA پیپر نمبر 48884

حنیف، ایم این (2014ء)۔ پاکستان کی مانیٹری پالیسی کا تجربہ، MPRA پیپر نمبر 60855

حنیف، ایم این و دیگر۔ (2017ء)۔ عالمی اجناس کی قیمتیں اور ملکی مہنگائی: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، اسٹیٹ بینک ریسرچ بلیٹن، جلد۔ 13، نمبر 1، اسٹیٹ بینک

حنیف، ایم این و دیگر۔ (2022ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کی شرح کے تعین کرنے والوں کا ٹائم فریکوئنسی تجزیہ، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز 111، اسٹیٹ بینک

ہان، جی (2022ء)۔ آبادیاتی تبدیلیاں اور مہنگائی کی حرکیات، ہانگ کانگ انسٹی ٹیوٹ برائے مالیاتی اور مالیاتی تحقیق

ہیری، اے و دیگر۔ (2009ء)۔ تیل، شرح مبادلہ، اور اجناس کی قیمتوں کے درمیان تعلق، جرنل آف ایگریکلچرل اینڈ اپلائیڈ اکنامکس، جلد۔ 41، شمارہ نمبر 2، صفحہ 510-501

ہیریسن، او، (2023ء)۔ کیا زیادہ قرض مانیٹری پالیسی کو روک رہا ہے؟ مہنگائی کی توقعات سے ثبوت، IMF ورکنگ پیپر WP/23/143، جون 2023ء، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

حسن، ایم اے و دیگر۔ (1995ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کی موجودہ بلند شرح کی کیا وضاحت ہے؟ پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 34، شمارہ 4، حصہ III، صفحہ 943-927

حسن، ایم اور حنیف، ایم این (2012ء)۔ مہنگائی بڑھانے میں ڈیمانڈ اینڈ سپلائی شاکس کا کردار: پاکستان کا ایک کیس اسٹڈی، ایم پی آر اے پیپر 48884، یونیورسٹی لائبریری آف میونخ، جرمنی

ہسیری، ایف ٹی و دیگر (2018ء)۔ توانائی اور خوراک کی قیمتوں کے درمیان اتار چڑھاؤ کا ربط: منتخب ایشیائی ممالک کا معاملہ، اے ڈی بی آئی ورکنگ پیپر سیریز، نمبر 829

ہارسٹ، اے۔ اور واٹکنز، ایس (2022ء)۔ پاکستان کے پنجاب اور سندھ صوبوں میں ہائی ویلیو مارکیٹس سے منسلک ہو کر چھوٹے ہولڈرز کی آمدنی میں اضافہ، عالمی بینک

حسین، ایف و دیگر (آئندہ)۔ 'پاکستان میں مہنگائی کے بنیادی عوامل: محرکاتی اثرات اور حصہ'۔

حسین، ایم (2005ء)۔ مہنگائی اور نمو: پاکستان کے لیے تھریشولڈ پوائنٹ کا تخمینہ، جلد۔17، شمارہ نمبر 3، پاکستان بزنس ریویو

حیدر، کے اور حسین، ایس کیو (2019ء) پاکستان کے میکرو اکنامک ویری ایبلز کو تیل کی عالمی قیمتوں کا غیر متناسب منتقلی، ایس بی پی ریسرچ بلیٹن شمارہ 15، اسٹیٹ بینک

حیدر، کے و دیگر (2006ء)۔ بیرونی دھچکے اور شرح مبادلہ میں کمی پاکستان کو کیسے متاثر کرتی ہے؟ شرح مبادلہ کے انتخاب کے لیے مضمرات، اسٹیٹ بینک ریسرچ بلیٹن، جلد۔2، شمارہ 1، اسٹیٹ بینک

حیدر، زیڈ اور شاہ۔ ایس (2004ء)۔ شرح مبادلہ کے ترسیلی اثرات پاکستان میں ملکی قیمتوں تک، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز 5، اسٹیٹ بینک

آئی ایم ایف (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ: نیویگیٹنگ گلوبل ڈائیورجنس، اکتوبر شمارہ

جے کوم، بی اور ویگیوز، ایف (2008ء) کیا قانونی مرکزی بینک کی آزادی اور مہنگائی کے درمیان کوئی تعلق ہے؟ لاطینی امریکہ اور کیریبین سے ثبوت، پاؤلو بافی سینٹر ریسرچ پیپر نمبر 07-2008

جعفری، اے اے و دیگر۔ (2016ء)۔ پاکستان میں مہنگائی پر آبادیاتی تبدیلیوں کا اثر، پاکستان اقتصادی اور سماجی جائزہ، جلد 54، نمبر 1، صفحہ 14-1۔

جعفری، ایس کے و دیگر۔ (2022ء)۔ پاکستان میں بیج کی صنعت کی حرکیات پر تحقیق۔ ایس بی پی اسٹاف نوٹس 02/22، اسٹیٹ بینک

جعفری، ایس کے و دیگر۔ (2023ء)۔ مہنگائی کو نشانہ بنانے والے نظام کے لیے فرار کی شقیں، ایس بی پی اسٹاف نوٹس 01/23، اسٹیٹ بینک

جلیل، اے و دیگر۔ (2022ء)۔ مہنگائی کی تجزیاتی رپورٹ، نومبر، ریسرچ فار سوشل ٹرانسفارمیشن اینڈ ایڈوانسمنٹ (RASTA)- پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس (PIDE)

جاوید، این اور احمد، جی (2021ء)، پروڈکٹیویٹی ڈائنامکس: اے کیس آف پاکستان، ریویو آف اکنامکس اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹڈیز، جلد۔7(2)2021، صفحہ 203-187

لی، جے و دیگر۔ (2014ء)۔ مہنگائی اور میکرو اکانومی پر آبادیاتی تبدیلیوں کا اثر، آئی ایم ایف کا ورکنگ پیپر 14/210، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

کٹاگری، ایم و دیگر۔ (2014ء)۔ مالیاتی نقطہ نظر سے بڑھاپے اور تنزلی، فیڈرل ریزرو بینک آف ڈلاس، گلوبلائزیشن اینڈ مانیٹری پالیسی انسٹی ٹیوٹ، ورکنگ پیپر نمبر 218۔

قزاکس، پی (2023ء)۔ غیر یقینی صورتحال اور مارکیٹ کی طاقت: ایک تجرباتی تحقیقات، گلاسگو یونیورسٹی

خالد، اے (2015ء)۔ کیا پی کے آر کی قدر زیادہ ہے؟، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹس 1/15، اسٹیٹ بینک

خالد، اے اور صباحت (2020ء)۔ پاکستان کی فوڈ مارکیٹ میں قیمتوں کے استحکام کا طریقہ کار: مسائل کی تلاش اور ممکنہ چیلنج، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹس 02/20، اسٹیٹ بینک

خالق، ایف (2023ء)۔ اسٹیٹ بینک کے لیے ایک درمیانی ہدف: عمومی یا بنیادی مہنگائی؟، بین الاقوامی جرنل آف کنٹیمپریری ایشوز ان سوشل سائنسز، جلد 2، شمارہ 4

خان، اے اے ودیگر۔ (2007ء)۔ پاکستان میں حالیہ مہنگائی کے تعین کرنے والے، تحقیقی رپورٹ نمبر 6، سوشل پالیسی اینڈ ڈویلپمنٹ سینٹر

خان، ایم (2015ء)۔ روپے اور قیمت کا تعین کرنے والا بر تاؤ، اسٹاف نوٹس 15/02، اسٹیٹ بینک

خان، ایم جے ودیگر۔ (2010ء)۔ کیڑے مار ادویات کا استعمال اور ماحولیاتی آلودگی میں ان کا کردار، ورلڈ اکیڈمی آف سائنس، انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، جلد۔ 4، نمبر 12، صفحہ 91-85

خان، ایس یو اور ثاقب، او، ایف (2009ء)۔ پاکستان میں سیاسی عدم استحکام اور مہنگائی، جرنل آف ایشین اکنامکس، جلد۔ 22، نمبر 6، صفحہ 549-540

خان، یو ودیگر (2021ء)۔ بہتر مستقبل کے لیے صحت کی جانچ: پاکستان میں ادویہ ساز اداروں کی استعداد کا احاطہ: کنسور شیم فار ڈویلپمنٹ پالیسی ریسرچ کے زیر نگرانی پاکستان بزنس کونسل کی شائع کردہ رپورٹ

کم، ایس ودیگر (2013ء)، کیا پیداوریت میں اضافہ کوریا میں مہنگائی کو کم کرتا ہے؟ اپلائیڈ اکنامکس، جلد۔ 45، شمارہ نمبر 16، صفحہ 2190-2183

کوگل مین، ایم ودیگر (2015ء) پاکستان میں لامتناہی توانائی کا بحران: کیا اس کا کوئی حل ہے؟، ولسن سینٹر

کوک، یو ودیگر (2021ء)۔ ترکی میں مہنگائی کے عمل میں توقعات کا کردار: کیا حال ہی میں حرکیات میں تبدیلی آئی ہے؟ ورکنگ پیپر، نمبر 21، شمارہ نمبر 02

لارنس، بی اور ڈے لاپیڈرا، ای جی (1998ء)۔ مالیاتی اور مالیاتی پالیسیوں کا کوآرڈینیشن، IMF کا ورکنگ پیپر 98/25، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

لیپر، ای ایم (2023ء)۔ مالیاتی غلبہ: ہمیں کتنا پریشان ہونا چاہیے؟ پالیسی بریف، مرکاٹس سینٹر یا جارج میسن یونیورسٹی

لیوس، ایس آر اور گیسنگر، ایس ای (1968ء)۔ ایک ترقی پذیر ملک میں تحفظ کی پیائش: پاکستان کا معاملہ۔ جرنل آف پولیٹیکل اکانومی، جلد۔ 76، شمارہ نمبر 6، صفحہ 1198-1170۔

لنڈ، ٹی اور مالمبرگ، بی (2000ء)۔ کیا عمر کا ڈھانچہ مہنگائی کے رجحانات کی پیش گوئی کر سکتا ہے؟ جرنل آف اکنامکس اینڈ بزنس، جلد 52، نمبر 2-1، صفحہ 49-31

لوبک، ٹی اے (2022ء) مالیاتی پالیسی کے معاملات کا پہلے سے زیادہ تجزیہ کرنا: قیمت کی سطح اور مہنگائی کا مالی نظریہ، یہاں دستیاب ہے: https://www.richmondfed.org/publications/research/economic_brief/2022/eb_22-39 بمطابق 22 فروری 2014ء

منکیو این جی اور بال، ایل (2022ء)، تھیوری اور پریکٹس میں NAIRU، جرنل آف اکنامک پرسپیکٹیو- جلد 16، نمبر 4- فال 2002- صفحات 136-115

مائر، جے (2003ء)۔ دی فالیسی آف کمپوزیشن: اے ریویو آف دی لٹریچر، یو این سی ٹی اے ڈی ڈسکشن پیپر 106، تجارت اور ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس

میک کارتھی، جے (1999ء)، کچھ صنعتی معیشتوں میں شرح مبادلہ اور درآمدی قیمتوں کے ترسیلی اثرات، بی آئی ایس ورکنگ پیپر نمبر 9، بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمنٹس

مینسی، ایس و دیگر (2023ء)۔ مہنگائی کا ہدف، اقتصادی ترقی اور مالی استحکام:
ابھرتے ہوئے ممالک سے ثبوت، مقداری مالیات اور اقتصادیات، جلد 7،
شمارہ 4، صفحہ 723-697

موئنسر، آر (2022ء)۔ یوروایریا میں مہنگائی کی توقعات کے تعین کرنے والے،
انٹر اکنامکس، جلد۔ 57، شمارہ 2، صفحہ 102-99

وزارتِ خزانہ (2021ء): اسٹیٹ بینک ترمیمی ایکٹ 2021 پر بریف، یہاں
دستیاب ہے: www.finance.gov.pk/ اسٹیٹ
بینک_Act_2021.pdf بمطابق 8 فروری، 2024ء۔

معین الدین (2010ء)۔ پاکستان میں مانیٹری اووربینگ، ریسرچ بلیٹن جلد۔ 6،
نمبر 2، اسٹیٹ بینک

وزارتِ پانی و بجلی (2015ء)۔ بجلی جنریشن پالیسی 2015، وزارت پانی و بجلی

مبارک، وائی اے (2005ء)۔ مہنگائی اور نمو: پاکستان میں مہنگائی کی حد کا تخمینہ،
اسٹیٹ بینک ریسرچ بلیٹن، جلد۔ 1، نمبر 1، اسٹیٹ بینک

مختار، ٹی (2010ء)۔ کیا تجارتی کشادگی مہنگائی کو کم کرتی ہے؟ پاکستان سے تجرباتی
ثبوت، جرنل آف اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈویلپمنٹ، جلد 33، شمارہ 2،
صفحہ 52-33

مختار، ٹی و دیگر۔ (2019ء)۔ کیا تجارتی کشادگی انفلیشنری ان ڈویلپنگ اکانومیز،
پاکستان اکنامک اینڈ سوشل ریویو، جلد 57، شمارہ نمبر 1، صفحہ 68-47

منیر، ایس اینڈ کیانی، اے کے (2011ء)۔ تجارتی کشادگی اور مہنگائی کے
درمیان تعلق: پاکستان سے تجرباتی شواہد (1976–2010ء)، دی پاکستان
ڈویلپمنٹ ریویو، جلد 50، شمارہ 4، حصہ دوم، سرما 2011، صفحہ 853–876

نایاب، ڈی۔ اور صدیق او (2020ء)۔ پاکستان کے لیے نیشنل ٹرانسفر اکاؤنٹس:
پاکستان کے لیے نسلی معیشت کا تخمینہ لگانا،
پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس

نایاب، ڈی اور کنول، این (2023ء)۔ صوبائی منتقلی اکاؤنٹس: پنجاب، سندھ،
خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں جنریشنل اکانومی،
پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس

نذر، این (2021ء) پاکستان میں غذائی مہنگائی پر بروقت پالیسی نوٹ،
عالمی بینک رپورٹ

نازلیوگلو، ایس اور سوئٹاس، یو (2011ء)۔ تیل کی قیمت، زرعی اجناس کی قیمتیں،
اور ڈالر: A Panel Cointegration and Causality Analysis،
جرنل آف انرجی اکنامکس، جلد۔ 34، شمارہ نمبر 4، صفحہ 1104-1098

نیپرا (2022ء)۔ اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ 2022، اسلام آباد: نیشنل
الیکٹرک بجلی ریگولیٹری اتھارٹی

نیپرا (2023ء)۔ اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ 2023، اسلام آباد: نیشنل
الیکٹرک بجلی ریگولیٹری اتھارٹی

نگائن، وی بی (2015ء)۔ مہنگائی پر مالیاتی خسارے اور رقم کی فراہمی M2 کے
اثرات: ایشیا کی منتخب معیشتوں سے ثبوت، اقتصادیات کا جریدہ، فنانس اینڈ
ایڈمنسٹریٹو سائنس، شمارہ۔ 20، صفحہ 5-349

اوکیمپو، ایس۔ اینڈ روڈریگیوز، این (2012ء)۔ ساختی VAR-X تخمینہ اور ایپلی
کیشنز کا تعارفی جائزہ، کولمبیا جرنل آف سٹیٹسٹکس،
جلد 35، شمارہ نمبر 3، صفحہ 479

عمر، ایم (2018ء)۔ پاکستان میں نقل و حمل کے ایندھن کی طلب کی لچک کا
اندازہ لگانا، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر، نمبر 96، اسٹیٹ بینک

پارکر، ایم (2016ء)۔ مہنگائی پر آفات کا اثر، ای سی بی ورکنگ پیپر سیریز نمبر 1982، یورپی مرکزی بینک

پاشا، ایچ اے و دیگر (1995ء)، پاکستان میں مہنگائی کی موجودہ بلند شرح کی کیا وضاحت کرتا ہے؟ جلد 34:4 حصہ III، صفحہ 943-927،
پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو

پاشا، ایچ اے و دیگر (2002ء)۔ پاکستان میں کل فیکٹر پروڈکٹیوٹی کی نمو میں کمی، سوشل پالیسی اینڈ ڈیولپمنٹ سینٹر

پاترا، ایم ڈی اور رے، پی. (2010ء)۔ ہندوستان میں مہنگائی کی توقعات اور مالیاتی پالیسی: ایک تجرباتی تحقیق، ورکنگ پیپر 10/84، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

منصوبہ بندی کمیشن (2011ء)۔ اقتصادی ترقی کا فریم ورک، منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی وزارت، پلاننگ کمیشن آف پاکستان

پرزبیلا، ایم. اور روما، ایم. (2005ء)۔ کیا پروڈکٹ مارکیٹ میں مقابلہ مہنگائی کو کم کرتا ہے؟ یورپی یونین کے ممالک اور شعبوں سے ثبوت، ECB ورکنگ پیپر نمبر 453، یورپی مرکزی بینک

رانا، اے ڈبلیو (2020ء)۔ پاکستان میں گندم کی منڈیوں کی معقولیت: پالیسی کے اختیارات۔ PACE پالیسی ریسرچ پیپر۔
انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔

رانا، ڈبلیو و دیگر (2022ء)۔ پاکستان کا سیڈ سسٹم: پالیسی چیلنجز اینڈ پراسپیکٹ، انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ - پاکستان

رضا، بی اور مغل، کے ایس (2022ء)۔ پاکستان میں مہنگائی کے مالی تعین کرنے والے، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز نمبر 108، اسٹیٹ بینک

روگوف، کے (2003ء)۔ گلوبلائزیشن اور گلوبل ڈس انفلیشن، پیپر، آئی ایم ایف نیوز آرٹیکل، یہاں پر دستیاب ہے: (ماخذ: www.imf.org/en/News/Articles/2015/09/28/04/53/sp082903، یکم جنوری 2024 کو حاصل کیا گیا

رومر، ڈی (1993ء)۔ کھلا پن اور مہنگائی: نظریہ اور ثبوت، اقتصادیات کا سہ ماہی جریدہ، جلد۔ CVIII، شمارہ 4

صابر، ایم اینڈ احمد، کیو ایم (2003ء)، میکرو اکنامک ریفارمز اینڈ ٹوٹل فیکٹر پروڈکٹیوٹی گروتھ ان پاکستان: ایک تجرباتی تجزیہ، کیوبیک: 56ویں انٹرنیشنل اٹلانٹک اکنامک کانفرنس

ساشیدا، اے و دیگر (2003ء)۔ کیا زیادہ تجارتی کشادگی مہنگائی کو کم کرتی ہے؟ پینل ڈیٹا تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے مزید ثبوت، اکنامک لیٹر، شمارہ 81، پی پی 319-315

سلیم، ایچ و دیگر۔ (2019ء)۔ انوویشن، کل فیکٹر پروڈکٹیویٹی، اور پاکستان میں معاشی نمو: ایک پالیسی پرسپیکٹیو، جرنل آف اکنامک سٹرکچرز، جلد۔ 8، شمارہ نمبر 1، صفحہ 18-1۔

سریل، ایم (1996ء)۔ اقتصادی ترقی پر مہنگائی کے غیر خطی اثرات۔ آئی ایم ایف اسٹاف پیپرز، جلد۔ 43، شمارہ نمبر 1، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ

سردار۔ این اینڈ حیدر، زیڈ (2022ء)۔ کیا تیل کی قیمت کے دھچکوں کا ماخذ پاکستان میں مہنگائی کے لیے اہمیت رکھتا ہے: مانیٹری پالیسی کے مضمرات، اسٹیٹ بینک ورکنگ پیپر سیریز 110، اسٹیٹ بینک

ستار، آر و دیگر۔ (2012ء)۔ پاکستان میں شرح مبادلہ کی تاثیر: وجہ تجزیہ، پاک۔ جے کامرس Soc سائنس.، جلد.6، شمارہ نمبر 1، صفحہ 96-83

پاکستان میں مہنگائی کی حرکیات: تعین کرنے والے عوامل اور ساختی چیلنج

اسٹیٹ بینک (1974ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 1973-74ء، کراچی: اسٹیٹ بینک۔

اسٹیٹ بینک (2007ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 2006-07ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2009ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 2008-09ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2011ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 2010-11ء، کراچی: اسٹیٹ بینک۔

اسٹیٹ بینک (2014ء)۔ کارکردگی کا سالانہ جائزہ مالی سال 2013-14ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2019ء)۔ پاکستان کی معیشت کی حالت، مالی سال 19 کی تیسری سہ ماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2020ء)۔[الف] دی اسٹیٹ آف پاکستان کی اکانومی، دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 19ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2020ء)۔[ب] سالانہ کارکردگی کا جائزہ مالی سال 20ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2020ء)۔[ج] پاکستان کی معیشت کی حالت، سالانہ رپورٹ مالی سال 20ء، کراچی: اسٹیٹ بینک۔

اسٹیٹ بینک (2021ء)۔ پاکستان کی معیشت کی حالت، مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2022ء)۔[a] دی اسٹیٹ آف پاکستان کی اکانومی، پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 22ء، کراچی: اسٹیٹ بینک،

اسٹیٹ بینک (2022ء)۔[b] پاکستان کی معیشت کی حالت، سالانہ رپورٹ مالی سال 22ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2023ء)۔[a] دی اسٹیٹ آف پاکستان کی اکانومی، ششماہی رپورٹ مالی سال 23ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2023ء)۔[b] پاکستان کی معیشت کی حالت، سالانہ رپورٹ مالی سال 23ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک (2023ء)۔[c] اسٹیٹ بینک اسٹریٹیجک پلان 2023-2028۔ کراچی: اسٹیٹ بینک

شنڈلر، جے ڈبلیو ودیگر۔ (2004ء)، کیا چین "ایکسپورٹ کر رہا ہے مہنگائی"؟، بورڈ آف گورنرز آف فیڈرل ریزرو سسٹم انٹرنیشنل فنانس ڈسکشن پیپرز، نمبر 791

شکیل، اے (2023ء)۔ ٹیکسیشن سسٹم کی ودہولڈنگائزیشن: فائدہ مند ہے یا نہیں؟ تیسری رستا کانفرنس، ریسرچ فار سوشل ٹرانسفارمیشن اینڈ ایڈوانسمنٹ، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس

شیرانی، ایس (2006ء)۔ پاکستان کا مالیاتی اور مالیاتی نظام، شعبہ اقتصادیات، لاہور سکول آف اکنامکس، لاہور جرنل آف اکنامکس، جلد۔ 11، خصوصی ایڈیشن، صفحہ 13-24

صدیق، او (2022ء)۔ پاکستان میں کل فیکٹر پروڈکٹیویٹی اور اکنامک گروتھ: ایک پانچ دہائی کا جائزہ، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو،

جلد۔ 61، شمارہ نمبر 4، صفحہ 583–601

صدیق، ود یگر (2023)، پاکستان میں سیکٹرل ٹوٹل فیکٹر پروڈکٹیویٹی، وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات اور پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس

صدیقی، آر اور اختر، این (1999ء)۔ قیمتوں پر شرح مبادلہ میں تبدیلیوں کا اثر: پاکستان پر ایک کیس اسٹڈی، پاکستان ڈیولپمنٹ ریویو، جلد۔ 38، شمارہ نمبر 4، حصہ دوم، صفحہ 1059–1066، دی پاکستان ڈویلپمنٹ ریویو

تالپور، زیڈ ودیگر۔ (2020ء)۔ سندھ، پاکستان کے ضلع سانگھڑ میں پودوں کے ڈھکن پر سیلاب کا اثر۔ جرنل آف ماحولیات۔ سائنس پروک، جلد 7، نمبر 5
طارق، کے ودیگر۔ (2012ء)۔ ڈومیسٹک ڈیبٹ اینڈ انفلیشنری ایفیکٹس: این ایویڈینس فار پاکستان، انٹر نیشنل جرنل آف ہیومینٹیز اینڈ سوشل سائنس، شمارہ۔ 2، شمارہ نمبر 18

اقوام متحدہ (2020ء)۔ پاکستان میں نوجوان خواتین-اسٹیٹس رپورٹ 2020ء یو این ویمن پاکستان، اقوام متحدہ
یو ایس ڈی اے (2022ء)، غیر ملکی زرعی سروس، https://fas.usda.gov/data پر دستیاب ہے، 15 بمطابق فروری 2024۔
ونیگا تھن، ٹی (2013ء) مہنگائی اور اقتصادی ترقی: ایشیائی معیشتوں کے لیے ایک متحرک پینل تھریشولڈ تجزیہ، جرنل آف ایشین اکنامکس، ایلسیویئر، جلد۔ 26، صفحہ 31-41

ڈبلیو بی (2018ء)۔ پاکستان-بڑھتی ہوئی تجارت اور سرمایہ کاری کی مسابقت کے ذریعے نجی شعبے کی ترقی کو غیر مقفل کرنا، ڈبلیو بی ٹیکنیکل نوٹ، عالمی بینک

ڈبلیو بی (2020ء)۔ کلائمیٹ چینج نالج پورٹل، عالمی بینک، یہاں دستیاب ہے: https://climateknowledgeportal.worldbank.org/country/pakistan/vulnerability، 06 فروری 2024 کو حاصل کیا گیا)
ڈبلیو بی (2022ء)۔ ریت میں تیر اکی سے لے کر اعلیٰ اور پائیدار ترقی تک۔ پاکستان کا کنٹری اکنامک میمورنڈم 2022ء، عالمی بینک

ییلن، جے۔ (2005ء)، یو ایس اکنامک منظر نامہ، اسٹینفورڈ انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک پالیسی ریسرچ اسٹینفورڈ یونیورسٹی میں پریزنٹیشن، https://www.frbsf.org/news-and-media/speeches/yellen-speeches/2005/02/the-us-economic-outlook-palo-alto/ پر دستیاب ہے۔ 6 فروری 2024 کو حاصل کیا گیا۔

یوسف، ایچ اے جی (2007ء)۔ مصر میں مہنگائی کے ہدف کی طرف ڈس انفلیشن کی کوششوں میں معاونت کے لیے مالی اور ادارہ جاتی اصلاحات، ڈائریکٹوریٹ جنرل برائے اقتصادی اور مالیاتی امور، یورپی کمیشن

زکریا، ایم (2010ء)۔ کشادگی اور مہنگائی: ٹائم سیریز ڈیٹا سے ثبوت، Doğuş Üniversitesi Dergisi، جلد 11، شمارہ 2، صفحہ 32-313